"الفضل" روزانہ ہونا چاہیئے یا ہفتہ میں تین بار

زمانہ جوں جوں علمی ترقی کرتا جارہا ہے۔ اخبار بینی کا ذوق بھی بڑھتا جارہا ہے۔ ایک حد تک لوگ جہالت سے نکلکر شائستگی کی طرف آرہے ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ پیشتر جو لوگ ہماری جماعت کو بنظر حقارت دیکھتے تھے۔ اور اس کی ہر ایک موافق اور مخالف بات کے سُننے کے روادار نہ ہوتے تھے۔ آج وُہ ہمارے مشوروں کے محتاج ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خدماتِ دینی کو بہ نظرِ استحسان دیکھتے ہیں۔ الغرض اخبارات قوموں کی اخلاقی و تمدنی اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ اور جس سہولت سے یہ دُنیا کے اندر صلاحیت پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ میرے خیال ناقص میں ایک مبلّغ بھی نہیں کرسکتا۔

پس ہماری جماعت جو ایک غریب اور قلیل جماعت ہے۔ جس کے مدنظر نہ صرف اپنی ہی اصلاح ہے۔ بلکہ تمام دُنیا کی اصلاح ہے۔ اس کے پاس ایک مستقل روزانہ اخبار نہ ہونا واقعی ایک قابلِ افسوس بات ہے۔

گو ایک حد تک ہمارے خلاف بُغض و کینہ دن بدن کم ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک متعدد اخبار ایسے ہیں۔ جو آئے دن سلسلہ کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔ اگر ان کا ترکی بہ ترکی جواب نہ دیا جائے۔ تو عام لوگوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ پس ان تمام حالات کو پیش نظر رکھ کر اگر غور کیا جائے۔ تو ہماری جماعت کا ایک روزانہ اخبار ضرور ہونا چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ یہ نہ ہو۔ تو کم از کم ہفتہ میں تین۳ بار تو ضرور ہونا چاہیئے۔ جماعت فیروزپور شہر جو پہلے بذریعہ ایجنسی چوبیس پرچے منگاتی ہے۔ "الفضل" کی اس ترقی پر اس تعداد میں اضافہ کر دے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔

خاکسار محمد علی نائب سیکرٹری تبلیغ فیروزپور شہر

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۵ جنوری ۲۹ء افغانستان کے موجودہ تغیرات پر بصیرت افروز طویل خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور مسلمانان ہند کے سامنے صحیح طریق عمل رکھا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اگلے پرچہ میں یہ خطبہ درج کیا جائیگا۔

لاہور سے مختلف کالجوں کے احمدی اور غیر احمدی ساٹھ کے قریب طلباء آئے جنہیں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ نے باریابی کا شرف بخشا۔ یہ نوجوان حضور سے روحانی فیوض حاصل کرنیکے لئے آئے۔

۲۵ جنوری ۲۹ء گیارہ بجے کے قریب ایک نئی قسم کے انجن کا تجربہ کرنے کے لئے ایک سپیشل گاڑی آئی۔

دو تین روز مطلع ابر آلود رہا۔ کسی قدر بارش بھی ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے تین صحابہ کا انتقال

نماز جنازہ پڑھنے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تقریر

۲۵ ۔ دسمبر ۱۹۲۸ء کے خطبہ جمعہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تین صحابیوں کی نماز جنازہ پڑھنے سے قبل ان کے سلسلۂ احمدیہ میں داخل ہونے ۔ ان کے اخلاص اور ان کی خدمات وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :۔

آج میں نماز کے بعد تین جنازے پڑھاؤنگا ۔ میرا خیال ہے ۔ اس سے پہلے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے خدام اور اوّلین صحابہ میں سے ایک ہی وقت میں تین کا جنازہ اکٹھا پڑھا گیا ہو ۔

ان میں سے ۔ ایک تو شہامت خاں صاحب نادون ضلع کانگڑہ کے رہنے والے ہیں ۔ ان کے متعلق تو مجھے یاد ہے ۔ کہ انہوں نے سنہ ۱۸۹۰ء میں بیعت کی تھی ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا ذکر بھی اپنی کتب میں فرمایا ہے ۔ ان کے لڑکے ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب کے متعلق جب وہ جنگ کے دنوں میں لڑائی پر گئے ہوئے تھے ۔ گورنمنٹ کی طرف سے تار آیا تھا ۔ کہ وہ مارے گئے ہیں ۔ لیکن مجھے خدا تعالیٰ نے بتایا تھا کہ وہ فوت نہیں ہوئے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ کچھ دنوں کے بعد گورنمنٹ نے اطلاع دی ۔ کہ وہ کسی اور کی لاش تھی ۔ جو بالکل کچلی گئی تھی ۔ اور سمجھا گیا تھا ۔ کہ ڈاکٹر مطلوب خاں صاحب کی ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ زندہ اور قید میں ہیں ۔

دُوسرے بابو روشن دین صاحب سیالکوٹ کے ہیں ۔ جو بٹالہ میں بھی اسٹیشن ماسٹر رہ چکے ہیں ۔ آپ کے متعلق یہ تو معلوم نہیں کہ آپ نے بیعت کب کی ۔ ابھی ایک دوست نے بتایا ہے ۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں کی تھی ۔ لیکن آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق رکھنے والے تھے ۔ آپکی وفات علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے خادم ہونے کے اس وجہ سے بھی زیادہ افسوسناک ہے کہ آپ نہایت محنتی اور شوق سے دینی کام کرنے والے تھے ۔ میر حامد شاہ صاحب کی وفات کے بعد جماعت سیالکوٹ کو جو نقصان پہونچا تھا اس کی تلافی آپ کی وجہ سے بہت حد تک ہو گئی تھی ۔ آپ نے نہایت محنت سے وہاں گرلز سکول قائم کر دیا ۔ اور لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ آپ کی کوششوں سے اس قدر مضبوط ہو گئی ۔ اور ایسے مقام پر پہونچ گئی ہے ۔ کہ دوسرے مقامات کی لجنہ کو اس کی تقلید کرنی چاہیئے ۔

تیسرے مولوی محمدؐ صاحب مزنگ کے ہیں ۔ آپ نے اگرچہ بیعت تو کچھ دنوں بعد ہی کی ۔ لیکن آپ بھی اس پارٹی سے تعلق رکھتے تھے ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شروع سے معتقد تھی آپ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے شاگرد تھے ۔ اور ان سے تعلقات رشتہ داری رکھتے تھے ۔

تبلیغی مشن لنڈن کیلئے خواتین کی قربانی

۱ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تحریک " اخراجات مسجد فضل لنڈن " پر خواتین جماعت احمدیہ کوہاٹ نے لبیک کہتے ہوئے مبلغ ۔۔ للعہ جمع کئے ۔ جو داخل خزانہ ہو چکے ہیں ۔ اس کے علاوہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب نے دو عدد سونے کی انگشتری جن کی قیمت مبلغ عنہ ہے ۔ اس تحریک میں دی ہیں ۔

خاکسار محمد حسن عفی عنہ سکرٹری صیغہ مال انجمن احمدیہ کوہاٹ

۲ ۔ مستورات جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک غیر معمولی اجلاس میں لنڈن مشن کے لئے چندہ کی تحریک کر کے مبلغ پچاسی روپے کے وعدے لئے جن میں سے نصف کے قریب وصول ہو چکے ہیں ۔

۳ ۔ جماعت احمدیہ جنگا بنگیال ضلع راولپنڈی کی احمدی مستورات نے باوجود زمیندار جماعت ہونے کے مبلغ ۱۶/ ۔ کی رقم لنڈن مشن کے لئے دی ۔ یہ رقم بیت المال میں جمع ہو چکی ہے ۔ محمد فضل راولپنڈی

۴ ۔ ہماری جماعت کی عورتوں نے جلسہ کر کے لنڈن مشن کے لئے پانچ روپے پانچ آنے چندہ جمع کیا ۔ جو قادیان بھیجا گیا ۔ یہاں صرف تین گھر احمدی ہیں ۔ عاجزہ زبیدہ خاتون از کندرہ پاچہ ۔

مولوی محمد علی صاحب کی تیزیٔ طبع

جلسہ قادیان سے فارغ ہو کر میں سیدھا لاہور پہونچا ۔ وہاں صرف ایک دن ٹھہرا ۔ مولوی محمد علی صاحب سے ملاقات ہوئی ۔ مسئلہ کفر و اسلام و نبوت وغیرہ کے متعلق صاحب موصوف نے بحث چھیڑ دی ۔ مولوی صاحب نے مجھ سے دریافت کیا ۔ کیا آپ اس عقیدہ میں میاں صاحب کے ساتھ متفق ہیں ۔ میں نے کہا ۔ بالکل متفق ہوں ۔ پھر بہت دیر تک گفتگو ہوئی ۔ آخر میں میں نے کہا ۔ مولوی صاحب ! صرف ایک بات سے مسئلہ نبوت حل ہو جاتا ہے ۔ اور وہ سابق مولوی محمد علی صاحب کے یہ الفاظ ہیں :۔

" اگر بدھ ۔ کرشن ۔ رام چندر جی ۔ عیسٰے وغیرہ اپنے زمانہ کے نبی تھے ۔ تو احمدؑ بھی یقیناً نبی ہے "

کیا یہ آپ کی تحریر نہیں ۔ اگر ہے ۔ تو پھر ہم مسئلہ نبوت کا اسی پر فیصلہ کیوں نہ کر لیں ؟

اس پر مولوی صاحب بہت خفا ہو کر کہنے لگے ۔ آپ مجھ پر حملہ کر رہے ہیں ۔ میں نے کہا ۔ حملہ نہیں ۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار ہے ۔ اگر آپ اس کو حملہ سمجھتے ہیں ۔ تو میں معافی کا خواستگار ہوں ۔ اس کے بعد میں چلا آیا ۔ محمد عبدالرحیم ۔ حیدر آباد دکن

مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء

امسال مجلس مشاورت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت بتواریخ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ ۔ مارچ ۱۹۲۹ء ایام تعطیلات ایسٹر میں منعقد ہوگی ۔ چونکہ ۲۹ ۔ کو جمعہ ہے ۔ اس لئے مجلس کا انعقاد نماز جمعہ کے بعد شروع ہو کر اتوار کی دوپہر تک رہے گا ۔ تمام جماعتیں مطلع رہیں ۔

تمام خط و کتابت متعلق سوالات و ڈیلیگیٹس و تجاویز براہ مداشت حسب دستور قدیم دفتر پرائیوٹ سکرٹری صاحب سے کیجائے ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

وصیتیں مکمل کی جائیں

ایک موصی کی وفات پر جس کی وصیت ناقص تھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریر فرمایا :۔

" حالات سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وصیت غلط تھی ۔ وصیت کا حق ادا نہیں ہوا ۔ اس لئے مقبرہ (بہشتی) میں ان کو دفن نہیں کیا جا سکتا ۔ جو روپیہ وصول ہوا ہو ۔ واپس کیا جائے ۔ اور ان کو عام مقبرہ میں دفن کیا جائے ۔ دوسری وصایا کو بھی دیکھا جائے ۔ اور جن میں نقص پایا جائے ان میں قبل از وقت تغیر کرا لیا جائے " خاکسار مرزا محمود احمد ۲۵ / ۱۲ / ۱۸

ایسے احباب کو جن کی وصیتوں میں کسی قسم کا نقص ہے ۔ اور جنہیں بذریعہ خط اطلاع جاری ہے ۔ چاہیئے کہ وہ اپنی وصیتیں درست کر دیں ۔

محمد سرور شاہ سیکرٹری کمیٹی مقبرہ بہشتی قادیان

منیجر الفضل کو اطلاع دیں

جن خریداران الفضل کو نمبر ۵۶ ۔ اور نمبر ۵۷ (۱۸ ۔ جنوری ۱۹۲۹ء) کو نیٹ ملا ہے ۔ یعنی جس روز پرچہ ان کو مل جایا کرتا تھا ۔ اس سے دوسرے تیسرے روز ملا ہے ۔ وہ مہربانی فرما کر ضرور مجھے اطلاع دیں ۔ اخبار کو آئندہ بروقت اور باقاعدہ پہونچانے کے لئے ایسی اطلاعات نہایت ضروری ہیں ۔ اصل پرچہ بذریعہ بیرنگ پیکٹ بھجوا دیں ۔ پھر واپس کر دیا جائے گا ۔

منیجر الفضل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۹ء | جلد ۱۶

اہل ہند میں اتحاد قائم کرنے کا بہترین ذریعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریریں

آج ہندوستان کا خطہ بدترین جنگ کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ خود غرض اور نفس پرست لوگوں کو جانے دیجئے۔ وہ لوگ جو واقعی ملک کی بہبودی اور بہتری کے خواہاں ہیں۔ موجودہ صورت حالات سے سخت پریشان اور سراسیمہ ہیں۔ انہیں کوئی ایسا راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ کہ وہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمانوں کو صلح و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور مل کر ترقی حاصل کرنے کے قابل بنا سکیں +

تمام ایشیائی بالعموم اور ہندوستانی بالخصوص مذہبی لحاظ سے بہت حساس واقعہ ہوئے ہیں۔ اور اہل ہند کی نبرد آزمائی کی تاریخ کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے والے بآسانی اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں۔ کہ اس ملک کے فسادات کی بناء بہت حد تک مذہبی امور پر ہی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے خطہ ہند میں امن و امان قائم کرنے اور مختلف مذاہب کے لوگوں میں اتحاد پیدا کرنے کا سوائے اس کے کوئی ذریعہ نہیں۔ کہ انہیں مذہبی رواداری کی حقیقی تعلیم دی جائے۔ اور ایک دوسرے کے مذہبی عقائد اور جذبات کی توقیر کرنا سکھایا جائے۔

ایک مسلمان اپنی مذہبی تعلیم کے باعث اس امر کا پابند ہے کہ جملہ ادیان کے ہادیوں اور بزرگوں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھے۔ کیونکہ اس کی مقدس کتاب قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ان من امة الا خلا فیھا نذیراً۔ کہ ہر قوم میں خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ اور پیارے انسان بھیجے ہیں اس تعلیم کے مطابق مسلمان تمام اقوام کے مقدس بزرگوں کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہندوستان کی دوسری اقوام کو اس قسم کی تعلیم نہیں دی گئی۔ اس لئے آئے دن دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ان کے بعض افراد بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد اور بہی خواہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور تحقیر سے کام لے کر ملک میں آتش فساد بھڑکاتے رہتے ہیں +

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ایسی شاندار اور اخلاقی لحاظ سے ایسی مکمل اور مطہر ہے۔ کہ اپنی صداقت کی دلیل آپ پیش کرتی ہے۔ آپؐ کی صداقت اور راستبازی کی دلیل کے طور پر آپؐ کی زندگی کو ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔ گویا آپؐ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کے مصداق ہیں۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا صحیح طور پر مطالعہ کرے۔ تو خواہ مذہبی لحاظ سے کیسا ہی تنگدل اور متعصب کیوں نہ ہو۔ اگر اس کے دل میں ذرا بھی شائبہ خوف خدا یا دیانت و امانت کا موجود ہے۔ تو وہ کبھی آپؐ کی ذات پر حرف گیری کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ بلکہ آپؐ کی بے نظیر خوبیوں کا اعتراف کرے گا۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ غیر مسلم تو درکنار خود مسلمانوں کا بھی بڑا حصہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف اور محض ناآشنا ہے۔

ہندوستان کے ہندو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح اور مستند واقعات زندگی سے واقف کیا جائے۔ کیونکہ جب ان کے سامنے آپؐ کے صحیح حالات ہونگے۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ آپؐ کی ذات نورٌ ہی نور ہے۔ اس کے بعد وہ کسی فتنہ انگیز شخص کے فریب میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ بگاڑے ہوئے حالات سے وہی شخص متاثر ہو سکتا ہے۔ جسے خود صحیح حالات کا علم نہ ہو +

اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ملک میں امن و امان قائم ہو سکے۔ اور ہندوستان کی مختلف اقوام میں رشتہ مودت زیادہ مستحکم اور استوار صورت اختیار کر سکے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے گذشتہ سال یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ ۱۷۔ جون ۲۸ء کو ہندوستان کے ہر مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کرنے کے لئے جلسے کئے جائیں۔ اور ان میں ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اس طرح ایک تو جو لوگ ان جلسوں میں لیکچر دینے کے لئے تیاری کرینگے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی کا مطالعہ کرینگے اور اس طرح ایسے لوگوں کی ایک معقول تعداد تیار ہو سکے گی۔ جو آپؐ کی ذات پر اعتراض کرنے والوں کا اندفاع عمدگی سے کر سکے گی۔ دوسرے لیکچر سننے والوں میں سے کئی غیر مسلم بھی ایسے پیدا ہو جائیں گے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت اور توقیر کرنا اپنا انسانی فرض سمجھیں گے +

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے فدائیوں اور ملک کے ہمدرد اور بہی خواہوں نے اس تحریک کو بنظر استحسان دیکھا۔ اور اسے کامیاب بنانے میں ہر طرح کوشش کی۔ چنانچہ ملک کے مختلف مقامات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر ۱۷۔ جون کے دن ہزارہا تقریریں ہوئیں۔ اور بے شمار لوگوں کو آپؐ کی زندگی کے متعلق صحیح واقعات کا علم ہوا۔ کئی ایک غیر مسلم اصحاب نے نہایت عمدہ تقریریں کیں۔ اور آئندہ کے لئے اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے اسے جاری رکھنے پر زور دیا +

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عاشقوں اور آپؐ کو بنی نوع انسان کا سب سے بڑا ہمدرد سمجھنے والوں کو یہ سنکر بڑی مسرت ہوگی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے امسال بھی ۲۔ جون ۱۹۲۹ء کا دن ایسے جلسوں کے انعقاد کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور اس طرح ان لوگوں کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور اسوہ حسنہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا سعادت دارین سمجھتے ہیں۔ آپؐ کے ذکر خیر کو اکناف عالم تک پہونچانے کے لئے اور آپؐ کی پاکیزہ زندگی کو ناواقف لوگوں کے ذہن نشین کرانے کے لئے زرین موقعہ دیا ہے۔ اس لئے ہم تمام عاشقان رسولؐ اور ملک میں امن و امان قائم کرنے کی سچی خواہش رکھنے والے اصحاب سے **پُرزور** استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس سال بھی اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری جدوجہد اور سرگرمی سے کام کرنا شروع کر دیں۔ اور گذشتہ سال سے بڑھ کر کامیاب بنائیں +

وہ خوش قسمت اصحاب جو کسی نہ کسی رنگ میں اس تحریک کو کامیاب بنانے میں حصہ لینا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ صیغہ ترقی اسلام قادیان کو اپنے ارادہ سے اطلاع دیں۔ اور ضروری ہدایات حاصل کر کے ان کے مطابق کام کرنا شروع کر دیں کام کی اہمیت کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ ابھی سے اس کے لئے کوشش شروع کر دی جائے۔ اور اس عمدگی اور خوبی سے جلسوں کو کامیاب بنانے کی تیاری کی جائے۔ کہ گذشتہ سال کے جلسے جو بہت کامیاب جلسے تھے۔ ان سے بھی زیادہ شاندار جلسے انعقاد پذیر ہو سکیں +

ہندو دھرم کی عجیب و غریب باتیں

وہ امور جنکی بناء پر مہذب و متمدن ممالک ہندوستان کو جاہل اور ناشائستہ تصور کرتے ہیں۔ ہندو دھرم کی مقدس رسوم ہیں۔ چنانچہ آئے دن ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور دنیا کی نظروں میں ذی وجاہت ہندو عجیب و غریب باتوں کی حمائت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

پچھلے دنوں جب مدراس کونسل میں دیوداسی سسٹم کو بند کرنے کیلئے بل پیش ہوا۔ تو دنیا یہ دیکھکر دنگ رہ گئی۔ کہ سوراجیہ ممبروں نے اسی استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کرانا چاہا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا کرنے سے ان کا منشاء یہ تھا۔ کہ اس بل کے پاس ہونے میں رکاوٹیں پیدا کی جائیں اسی طرح جب مسٹر سری نواس آئنگر صدر انڈین نیشنل کانگریس سے دریافت کیا گیا کہ آپکی اس کے متعلق کیا رائے ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیکھتا۔ گویا ان بیچاری عورتوں کو کسی قسم کی مدد دینے سے انکار کر دیا۔ جنہیں مذہب کے نام پر مندروں پر چڑھایا جاتا۔ اور رخواحش میں مبتلا زندگی بسر کرنے کیلئے مجبور کیا جاتا ہے؛

اور سنئیے۔ ہمارا ناادھے پورنے کورو کھشیتر کے میلہ میں ایک ہزار بالکل ننگے سادھوؤں کو ایک سپیشل ٹرین کے ذریعہ بھیجکر اپنے دھرم آتما ہونے کا ثبوت پیش کیا۔

تازہ واقعہ یہ ہے کہ اخبار تیج (۲۰ر جنوری) لکھتا ہے:۔

"مدوراکی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ایک عورت نے اپنے لڑکے کی بینائی واپس آنے کیلئے خود کو جلا ڈالا۔ عورت کا نام شکنتلا بائی ہے۔ اور وہ ایک کلرک کی تعلیم یافتہ بیوی تھی"

توہم پرستی کی یہ چند ایک مثالیں ان لوگوں سے متعلق ہیں۔ جو تعلیم یافتہ اور اعلیٰ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ورنہ کم تعلیم یافتہ لوگوں کی تو ہر ایک حرکت ہی مضحکہ خیز ہوتی ہے۔ ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ جبتک ایسی ایسی باتیں ہندوؤں میں پائی جاتی ہیں۔ ہندوستان غیر ممالک کی نظر میں کبھی معزز اور مہذب نہیں سمجھا جاسکتا؛

اشاعت اسلام کیلئے قوت عمل کی ضرورت

یہ خوشی کی بات ہے کہ وہ مسلمان لیڈر جو قبل ازیں سیاسیات میں منہمک رہنا ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھتے تھے جہاں اس بات کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ اشاعت اسلام کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کریں۔ وہاں عام مسلمانوں کی اس ہدایت غلط عقیدہ کی جسکی وجہ سے بہت سخت نقصان اٹھا چکے ہیں اصلاح کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کسی وقت جبر اور زور سے دنیا میں پھیلیگا۔ چنانچہ مولانا محمد علی صاحب آل پارٹیز مسلم کانفرنس صوبہ بہار کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اسلام اس لئے نازل نہیں ہوا کہ صرف نصف دنیا کو فتح کرے۔ بلکہ وہ اس لئے آیا ہے۔ کہ تمام دنیا کی حالت تبدیل کر دے۔ اور تمام بنی نوع انسان کے قلوب مسخر کرکے انہیں اسلام کی آغوش میں لا ڈالے۔ لیکن یہ غرض قوت اور استبداد کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس کیلئے قوت عمل کی ضرورت ہے" (انقلاب ۱۲ نومبر)

ضرورت ہے کہ اس خیال کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیجائے۔ تاکہ مسلمان

اشارات

کابل میں جب شورش کی ابتدا ہوئی۔ تو پنجاب کے چند خلافتیوں نے لاہور میں ایک جلسہ ترتیب دیا۔ جس کی روئداد "زمیندار" نے نصف درجن کے قریب عنوان دے کر شائع کی۔ ان میں سے سب سے پہلا عنوان یہ تھا "بغاوت افغانستان کے متعلق برطانیہ کو انتباہ" اور یہ انتباہ جن الفاظ میں کیا گیا تھا۔ وہ "رہنمایان ملت کی خیبر شکن تقریریں" کے زیر عنوان درج کئے گئے تھے؛

لیکن ان گھر بیٹھے خیبر شکنی کرنے والے "رہنمایان ملت" کے حوصلہ اور جرأت کی کیفیت ملاحظہ ہو "دہلی دروازہ کے باہر باغ میں" کھڑے ہو کر کہنے کو تو یہاں تک کہدیا۔ کہ

"ہم ان سلطنتوں کو جن کا افغانستان سے کچھ بھی تعلق ہے۔ بالعموم اور دولت برطانیہ کو بالخصوص متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ سلطنت افغانستان کے معاملات میں مداخلت سے محترز رہے" (چوہدری افضل حق)

"کچھ عرصہ سے افغانستان کے متعلق ہندوستان کے اندر زبردست پروپیگنڈا جاری ہے۔ جس کا پہلا نتیجہ بغاوت ہے" (مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی)

"حقیقت یہ ہے۔ کہ اس پردہ زنگاری میں کوئی اور معشوق ہے۔ جبھی تو جواہر لال کہتا ہے۔ کہ اگر جنگ ہوئی۔ تو ہندوستان ایک بھی سپاہی نہ دے گا" (مولوی ظفر علی)

(زمیندار ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۸ء)

لیکن جب حکومت ہند نے ان لوگوں پر مقدمہ چلانے کا ارادہ ہی کیا۔ جو یہ کہتے پھرتے تھے۔ کہ حکومت برطانیہ افغانستان کے باغیوں کی امداد یا حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ تو خیبر شکنوں کے سب سے بڑے ملجا و ماوا "زمیندار" نے حسب عادت گورنمنٹ کی دہلیز پر ناک رگڑنا شروع کر دیا؛

چنانچہ "زمیندار" (۹ر جنوری) نے "برطانیہ اور شورش افغانستان" کے عنوان سے ان لوگوں کو بے گناہ ثابت کرنے کیلئے ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا جس میں حکومت برطانیہ کی خیر خواہی اور ہمدردی کا دم بھرتے ہوئے بیان کیا۔

"مجلس خلافت پنجاب کے کارکنوں نے سب سے پہلے جلسہ عام میں لگی لپٹی رکھے بغیر حکومت برطانیہ پر واضح کر دیا۔ کہ اس قسم کے خیالات ملک کی فضا میں موجود ہیں۔ اور اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے طریق عمل سے اس کی تردید کرے۔ یہ حکومت پر اتہام نہیں بلکہ اس کے ساتھ حقیقی ہمدردی کا اظہار ہے"

کیا یہ حیرت انگیز امر نہیں۔ کہ جن تقریروں کو چند ہی روز قبل برطانیہ کیلئے "انتباہ" کہا جاتا۔ اور "خیبر شکن" بتایا جاتا تھا۔ وہ گورنمنٹ کی طرف سے اس قسم کا پراپیگنڈا کرنے والوں کی گرفتاری کے متعلق غور کرنے کے اعلان پر محض مودبانہ "درخواست" بن گئیں۔ اور ان کی غرض حکومت سے "حقیقی ہمدردی" بتائی جانے لگی۔

"زمیندار" اور اس کے آغا ظفر علی کو حکومت سے "درخواست" کرنا اور اس کی "حقیقی ہمدردی" کا دم بھرنا مبارک ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ سے اس قسم کے "مخلصانہ" اور "ہمدردانہ" تعلقات قائم کرنے کی ضرورت انہیں ہمیشہ اس وقت کیوں پیش آیا کرتی ہے۔ جب وہ اپنے آپکو خطرات میں گھرا ہوا پاتے ہیں۔ اور کیوں اس وقت وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ جو گورنمنٹ کے مقابلہ میں اپنی بہادری جتانے کیلئے کہا کرتے ہیں۔

ایک ایسے انسان کا یہ طریق عمل نہایت ہی شرمناک ہے۔ جو گورنمنٹ کے خلاف شورش میں حصہ نہ لینے والوں کے خلاف ہمیشہ بیہودہ سرائی کرتا رہتا۔ اور ان کیلئے نئے نئے طعنے گھڑتا رہتا ہے۔

"زمیندار" کے "رہنمایان ملت" نے یہ بھی اعلان کیا تھا۔

"جب کوئی اسلامی سلطنت خطرہ میں ہو۔ تو اسوقت کرۂ ارض کے ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام۔ فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ جہاد کیلئے نکل آئے اسوقت حکم ہے کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت حاصل کئے بغیر میدان جہاد میں جا پہنچے"

لیکن تعجب ہے۔ اب جبکہ افغانستان کا حکمران باغیوں کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر تخت حکومت سے دست بردار ہو گیا ہے۔ اس کا سارا خاندان دارالسلطنت سے نکلکر ایک دوسرے علاقہ میں پناہ گزیں ہے۔ کابل پر ایک ایسے شخص کا تسلط ہے جس کا ذکر بچہ سقہ کے تحقیر آمیز الفاظ میں کیا جاتا ہے۔ "مجلس خلافت پنجاب کے کارکنوں" میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے۔ جو مولوی حبیب الرحمن کے بیان کردہ مندرجہ بالا فرض کی ادائگی کی طرف متوجہ ہوا ہو۔

اگر کسی "اسلامی سلطنت" کے خطرہ میں پڑنے پر ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ جہاد کیلئے نکل آئے۔ تو یہ کہنے والے کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جو سلطنت کابل کے تہ و بالا ہو جانے پر بھی ابھی تک ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ ان کا جہاد کیلئے نکلنا تو الگ رہا۔ جہاد کا نام بھی نہیں لیتے۔ اور جب مردوں کی یہ حالت ہے، تو ان کی عورتوں کے میدان جہاد میں نہ پہونچنے کا تو ذکر ہی کیا ہے؛

یہ ہے جہاد کے دلدادہ مولویوں طاقوں کی ہمت اور جرأت کہ جس موقعہ پر اپنے لئے جہاد فرض قرار دیتے ہیں۔ جب وہ ان کی آنکھوں کے سامنے پوری وضاحت کے ساتھ آجاتا ہے۔ تو اس کی طرف پیٹھ کر کے اس طرح بیٹھ رہتے ہیں

شادی کرنے میں لڑکے لڑکی کو آزادی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر

۱۶ جنوری ۱۹۲۹ء کو لاہور ایک نکاح کا خطبہ پڑھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حسب ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

نکاح کا معاملہ انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور شائد جس قدر دنیوی معاملات ہیں۔ ان سب سے زیادہ اس کا تعلق انسان سے ہے۔ لیکن یہ نہایت ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہ معاملات جن کا

انسانی زندگی

سے کم تعلق ہوتا ہے۔ ان کو تو انسان کے سپرد کرنے کے لئے لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ اور جس کا زیادہ تعلق ہے۔ اسے اپنے ہاتھ میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ ایک کپڑا چھ مہینے نہیں سال۔ سال نہیں دو سال۔ دو سال نہیں تین سال۔ تین سال نہیں چار سال۔ چار سال نہیں پانچ سال چلتا ہے۔ اور پھر پھٹ جاتا ہے۔ مگر ماں۔ باپ کپڑے کے متعلق تو لڑکے لڑکی کو اجازت دیدیں گے۔ بلکہ پسند کریں گے کہ لڑکا لڑکی کپڑا خود پسند کرلے۔ حالانکہ اس کے انتخاب پر ان کی زندگی کا مدار نہیں ہوتا۔

کپڑے کی غرض

خواہ کچھ ہو۔ لڑکے لڑکی کی پسند کا نہ ہونے کے باوجود بھی پوری ہو جائے گی۔ کپڑے کی غرض اگر ننگ ڈھانکنا ہوگی۔ تو یہ بھی پوری ہو جائے گی۔ اگر سردی سے بچانا ہوگی۔ تو وہ بھی پوری ہو جائے گی۔ گو آنکھیں اسے دیکھ کر خوش نہ ہوں۔ اور دل میں مسرت پیدا نہ ہو۔ لیکن اس میں تو کہتے ہیں۔ کہ لڑکی لڑکا خود انتخاب کرلے۔ مگر وہ بات جس میں ان کی پسندیدگی اور رضامندی کے بغیر غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اس میں اجازت نہیں دیتے اور وہ

بیاہ شادی کا معاملہ

ہے۔

شادی ساری عمر کا تعلق ہوتا ہے۔ اگر لڑکے لڑکی کا مزاج نہ ملے۔ ایک دوسرے کو پسند نہ کرے۔ ان کے تعلقات عمدہ نہ ہوں۔ تو ان کی ساری عمر تباہ ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات بعض خاندانوں میں محض اس لئے شادیاں ہو جاتی ہیں۔ کہ ماں باپ نے کبھی

بچپن میں اقرار

کیا تھا۔ کہ ہمارے ہاں لڑکا ہوگا۔ اور تمہارے ہاں لڑکی۔ تو ان کا رشتہ کریں گے جب یہ اقرار کیا جاتا ہے۔ تو نہ لڑکے کو ہوش ہوتی ہے۔ نہ لڑکی کو۔ اور بعض اوقات تو لڑکا لڑکی پیدا بھی نہیں ہوتے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور اسے پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی اقرار نہیں۔ کیا معلوم کہ ماں باپ لڑکے لڑکی کی شادی تک زندہ رہیں۔ یا شادی کے بعد اتنا عرصہ زندہ رہیں۔ کہ ان کے تعلقات کے اچھے یا بُرے ہونے کا اثر ان پر پڑے۔ جن پر اس اقرار کا اثر پڑتا ہوتا ہے۔ یعنی لڑکا لڑکی ان کو پوچھا تک نہیں جاتا۔

سو یہ نہایت ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہ چیزیں جن کا زندگی پر اتنا اثر نہیں پڑتا۔ ان میں تو اختیار دیا جاتا ہے۔ لیکن ان میں اختیار نہیں دیا جاتا۔ جن کا زندگی سے بہت بڑا تعلق ہے۔ یہ بڑی حماقت کی بات ہے۔ اسلام نے

لڑکے لڑکی کو آزادی

دی ہے۔ شادی کے بارے میں۔ مگر اس کے ساتھ ایک عجیب بات بھی رکھی ہے۔ اور وہ یہ کہ لڑکا ہو یا لڑکی۔ ماں باپ کے مشورہ سے شادی کریں۔ اگر لڑکا بغیر مشورہ کے شادی کرے۔ تو ماں باپ کو اختیار ہے۔ کہ اسے کہیں۔ طلاق دیدے۔ اور لڑکے کو اس کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ تو لڑکے کو مشورہ کرنے کا پابند قرار دیا ہے۔ لیکن اگر والدین بضد ہوں۔ اور بغیر کوئی نقص اور خطرہ بتائے زور سے روکیں۔ تو لڑکا شادی کر سکتا ہے۔ ہاں اسے یہ حکم ہے۔ کہ والدین کی خواہش کو جہاں تک ممکن ہو۔ پورا کرے۔ مگر جب یہ سمجھے۔ کہ ایسا کرنا اس کے لئے مضر ہے۔ تو شادی کرلے۔ اگر لڑکا ماں باپ سے پوچھے بغیر شادی کرے۔ تو وہ اسے طلاق دینے کا حکم دے سکتے ہیں۔

اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ ماں باپ اس تعلق کو اور نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور لڑکا اور نظر سے دیکھتا ہے۔ لڑکے کے سامنے حُسن۔ جذبات۔ اور شہوات یا اور معاملات ہوتے ہیں۔ لیکن ماں باپ کے مدنظر لڑکے کا آرام اور اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے شریعت نے رکھا ہے۔ کہ والدین سے اس بارے میں مشورہ کیا جائے۔ تاکہ ان کے مشورہ سے مفید باتیں اس کے سامنے آجائیں۔ جن پر وہ اپنے جذبات کی وجہ سے اطلاع نہیں پا سکتا تھا۔ لیکن اگر وہ اپنے لئے مفید سمجھے۔ تو ماں باپ کی رضامندی کے بغیر بھی شادی کر سکتا ہے

لڑکی کے معاملہ میں

شریعت نے والدین کو ویٹو کا حق دیا ہے۔ یعنی لڑکی اگر کہے۔ کہ فلاں جگہ شادی کرنا چاہتی ہوں۔ والدین مناسب نہ سمجھیں۔ تو وہ انکار کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ محدود حق ہے۔ یعنی دو دفعہ کے لئے حق ہے۔ اگر تیسری جگہ بھی انکار کریں۔ تو لڑکی کا حق ہے۔ کہ قضا میں درخواست کرے۔ کہ والدین اپنے فوائد یا اغراض کے لئے اس کی شادی میں روک بن رہے ہیں۔ اس پر اگر قاضی دیکھے۔ کہ یہ صحیح ہے۔ تو لڑکی کو اختیار دے سکتا ہے۔ کہ وہ شادی کرلے۔ پھر چاہے۔ وہ اس پہلی جگہ ہی شادی کرے۔ جہاں سے والدین نے اسے روکا تھا۔ یہ جائز شادی ہوگی۔

اس طرح شریعت نے اس بارے میں لڑکے لڑکی کو درمیان میں لا کھڑا کیا ہے۔ مگر

حالت یہ ہے۔

کہ لوگ دونوں کی باتوں کو بُرا سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی کنواری لڑکی اس قسم کی درخواست قاضی کو دے۔ تو بہت ممکن ہے جس سے وہ شادی کرنا چاہتی ہو۔ وہی شادی کرنے سے انکار کردے۔

غرض شریعت نے اس پر

بڑا زور

دیا ہے۔ کہ سوچ سمجھ کر شادی کرنی چاہیئے۔ خواہ مرد ہو۔ خواہ عورت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ وہ دیکھ لے۔ کہ کل اس کے لئے کیا نتیجہ نکلے گا۔ یہ نہیں فرمایا۔ یہ دیکھنا چاہیئے۔ رشتہ داروں کے متعلق کیا نتیجہ نکلیگا۔ کہ ان کے ہاتھ میں کلی اختیار رہنا چاہیئے۔ تو لڑکے اور لڑکی کو خود شادی کے متعلق غور و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ جس کا اسلام نے انہیں حق دیا ہے۔ لیکن شائد ابھی یہ باتیں خواب ہیں۔ اور ایسی خواب جس کی تعبیر آئندہ زمانہ میں نکلے گی۔ تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کی طرف توجہ دلائیں۔ خواہ وہ زمانہ جلد آئے۔ یا بدیر۔

مجلس مشاورت میں عورتوں کی نمائندگی

میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے سے قبل دوستوں کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ سب دوستوں کو خصوصاً علماء کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ وہ اس پر غور کریں۔ کہ مجلس مشاورت میں عورتوں کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ یا نہیں۔ اور اگر ہونی چاہیئے۔ تو کس حد تک۔ عورتوں کے متعلق یہ سوال ہر جگہ پیش ہو رہا ہے۔ اور ہمارے ہاں تو ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ جب اسلام نے بعض حقوق مردوں عورتوں کے مساوی رکھے ہیں۔ تو کیوں اہم معاملات کے متعلق ان سے مشورہ نہیں لیا جاتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے گھروں میں مشورہ لیا۔ اس لئے کیوں نہ عورتوں کو یہ حق دیا جائے۔ چاہیئے کہ دلائل کے ساتھ اس پر گفتگو کی جائے۔ کہ عورتوں کو حقوق نمائندگی حاصل ہونے چاہئیں۔ یا نہیں۔ بہرحال اس کے متعلق غور کرنا ہے اگلے سال اس معاملہ کو مجلس مشاورت میں رکھا جائے گا۔ تاکہ اس بارے میں قطعی طور پر فیصلہ کر دیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ

امریکہ میں تبلیغ اسلام

مختلف مضامین پر تقریریں اور بہت سے لوگوں سے تبلیغی گفتگو

صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے احمدی مبلغ امریکہ اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں۔

گذشتہ چند دنوں میں میں نے مختلف چرچوں میں پانچ تقریریں کی ہیں۔ جن کے مضامین حسب ذیل ہیں:۔

(1) Supreme success in life
(2) The only true religion
(3) The great object of life
(4) Spiritual progress
(5) The Spiritual realities

خدا کے فضل سے The progressive Thinker نامی اخبار میں بعض تقریروں کے متعلق رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ان تقریروں کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام کا خوب موقعہ ملا۔ بعض لوگوں نے کتب سلسلہ خرید کر اسلام اور سلسلہ عالیہ کے متعلق مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ اس ملک میں Spiritualism کا بہت زور ہے۔

ایک دفعہ میں نے ایک Spiritual church میں تقریر کی۔ بعد میں ایک Spiritual عورت نے الحمد کر کہا۔ کہ ہمارے مقرر جب تقریر کر رہے تھے۔ تب میں نے ایک روح کو دیکھا۔ جس کی طاقت سے آپ بول رہے تھے۔

میں نے ایک تبلیغی سرکلر شائع کیا ہے۔ اس کی تقسیم سے بہت سے فرزندان تثلیث کو اسلام کا پیغام دیا گیا ہے۔ بذریعہ خط و کتابت بھی خدا کے فضل سے تبلیغ جاری ہے۔ اور جزیرہ فلپائن میں بھی لٹریچر بھیجدیا گیا ہے۔

ایک تعلیم یافتہ آدمی شہر Lancaster میں زیر تبلیغ ہے۔ حال میں انہوں نے کتاب True Islam اور Ahmadia movement خرید کر بہت شوق سے مطالعہ شروع کر دیا ہے۔

ایک مشہور ترکی عورت Madam Hilde نامی یہاں آئی۔ یہ عورت حکومت ترکی کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔ اور پرانی ترکی حکومت کے خلاف پراپیگنڈا کرتی ہے۔ اس نے اپنی تقریر میں فخر یہ بیان کیا۔ موجودہ ترکی حکومت اسلامی شریعت کے احکام سے آزاد ہونے میں بہت حد تک کامیاب ہو گئی ہے۔ اور مغربی تہذیب قبول کر رہی ہے۔ میں اس سے ملا۔ اور کتاب True Islam اس کو دی۔ جس کے متعلق اس نے بہت ہی دلچسپی کا اظہار کیا۔

اس کے علاوہ بہت سے ترک اور اہل شام کو تبلیغ کی گئی:

ایک عورت نے جس نے تمام دنیا کا سفر کیا ہے۔ اور تمام مذاہب کا مطالعہ رکھتی ہے۔ اس نے میری ایک تقریر سنی تھی۔ اس کے بعد اس نے مجھے دعوۃ دی۔ اور مذاہب کے متعلق طویل گفتگو ہوئی پہلے اس کی یہ رائے تھی۔ کہ کسی مذہب کے قبول کرنے کی ضرورت نہیں مگر میرے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد اس کو یہ اقرار کرنا پڑا۔ کہ اب دنیا کو ایک نبی کی ضرورت ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام سنایا۔

اس نے کہا۔ کہ مجھے اسلام کی تعلیم تو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اسلام نے عورتوں پر بہت ظلم کیا۔ میں نے بہت دیر کی گفتگو کے بعد اس پر واضح کیا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے عورت کے حقیقی احترام کو دنیا میں قائم کیا۔ اور اس کے حقوق کی نگہداشت کی۔

اس ملک میں میاں بیوی کے تعلقات کی کشیدگی خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ کثرت طلاق اور علیحدگی وقوع میں آ رہی ہے۔ مدبرین کے دماغ بھی چکرا گئے ہیں۔ حال ہی میں ایک ایسی یونیورسٹی بننے کی تجویز ہو رہی ہے۔ جس کے ممبران کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ تحقیقات کریں۔ مرد و عورت میں سے کس کا قصور ہے۔ اور آپس میں صلح کرانے کی کوشش کریں:

دین کیلئے زندگی وقف کنندگان کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے مجھے ارشاد پہونچا ہے۔ کہ چھ سات ایسے دین کیلئے زندگی وقف کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ جو گریجوایٹ ہوں۔ یا جلد گریجوایٹ بننے والے ہوں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں سے جو انگریزی دان اصحاب خدمت دین کیلئے جوش اور تڑپ رکھتے ہوں۔ وہ وقف زندگی کے متعلق فوراً درخواستیں بپتہ ذیل بھیجدیں۔ مگر شرط یہی ہے۔ کہ درخواست کنندگان گریجوایٹ ہوں۔ یا عنقریب ہونے والے ہوں۔ جن گریجوایٹ احباب نے پہلے زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ بھی اپنا نام پیش کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ جلد کوئی ضرورت درپیش ہو: فتح محمد سیال۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ممالک غیر کے احمدیوں کے پیغام

سالانہ جلسہ پر آنے والے احمدیوں کے نام

(بتوسط جناب مفتی محمد صادق صاحب)

بعض بیرونی احباب کی درخواست کی تعمیل میں عاجز سالانہ جلسہ میں ان کا سلام اور درخواست دعا پہونچایا کرتا تھا۔ مگر اس سال جلسہ میں حاضر نہ رہ سکنے کے سبب عاجز ایسا نہ کر سکا۔ اس واسطے بذریعہ اخبار اس فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں:

مسٹر احمد اینڈرسن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے احمدی نومسلم امریکہ میں رہتے ہیں۔ سب احباب کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب کرام ان کے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد بخیریت قادیان پہونچنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

مسٹر عبدالحق سوراٹ نومسلم جو آسٹریلیا سے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے مبارک ایام میں قادیان آئے تھے۔ اور اب امریکہ میں رہتے ہیں اور مخلص احمدی ہیں۔ سب احمدیوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ ان کا ایک مضمون بھی آیا تھا کہ جلسہ میں پڑھ کر سنایا جائے۔ اس کا ترجمہ انشاء اللہ جلد درج اخبار الفضل کیا جائے گا۔ اور اصل انگریزی رسالہ سن رائز میں درج کیا جائیگا۔

ہالینڈ کی احمدی نومسلمہ مس ہدایت بڈ لکھتی ہیں۔ احمدی بھائیوں اور بہنوں کو میرا السلام علیکم پہونچایا جائے۔ اور ان سے درخواست کی جائے کہ میرے لئے دعائے خیر کریں۔ میں امن اور امان اور صحت و عافیت کے ساتھ اپنا سفر طے کر کے بخیریت قادیان پہونچوں۔ اور میرے لئے یہ سفر دینی و دنیوی حسنات کے حصول کا باعث ہو۔ مس صاحبہ کا ارادہ ماہ مارچ میں قادیان پہونچنے کا ہے۔

محبی عزیزی ڈاکٹر شاہ نواز صاحب افریقہ سے لکھتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کی یاد اور اس کا تصور بیتاب کر رہا ہے۔ اس عاجز کا السلام علیکم تمام احباب کو پہونچا دیں۔ اور عرض کر دیں۔ کہ عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔ وہ قادر کریم میری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور مجھے سلسلہ کیلئے ہر قسم کی قربانی کی توفیق دے۔ غیر ملک میں آنا یوں تو بعض لحاظ سے مفید ہے۔ مگر قادیان کی پاک بستی کا تصور اور حضرت اقدس کی صحبت بابرکت کا تخیل جب ذہن میں آتا ہے۔ تو جی چاہتا ہے۔ تمام دولت پر لات مار کر قادیان میں اپنے پیارے محبوب در خدا کے پاک مسیح موعودؑ کے در پر بیٹھا رہوں۔ مگر بعض دفعہ جذبات کو عقل کے تابع رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے صبر کرتا ہوں:

مولوی فضل الرحمن حکیم صاحب مبلغ گولڈ کوسٹ افریقہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ احباب کو عاجز کی طرف سے السلام علیکم اور دعا کی درخواست پہونچا دیں۔ افریقہ کے احباب بیزان بھائیوں سے جن کو خدا کے فضل نے مسیح زماں کی پیاری بستی کے قرب میں پیدا کیا۔ اور پھر قادیان حاضر ہونے کی توفیق بخش کر اپنے خاص الخاص انفضال کا وارث بنایا۔ دعاؤں کی بہت امید رکھتے ہیں۔ اور پیغام بھیجتے ہیں۔ کہ وہ جسمانی طور پر تو دور ہیں۔ لیکن بوجہ انہیں روحانی رسیوں میں جکڑا ہونے کے کہ جن سے بندھی ہوئی ہزاروں ہستیاں آج زمین قادیان میں [illegible]

فلسطین اور شام میں غیر مبائعین کی فتنہ انگیزیاں

مولوی محمد علی صاحب نے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ عربی زبان میں شائع کیا ہے۔ جو صرف ۳۲ سطری ہے۔ ان میں سے چار سطور ہمارے خلاف "ضروری" عنوان دے کر لکھی ہیں۔ آپ اس کے نمبر ۸ میں فرماتے ہیں۔ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مرزا غلام احمد القادیانی چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ وہ نبی ہیں۔ اور نہ ہی ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے نبوت کا دعوے کیا +

یہ ٹریکٹ امیر جماعت احمدیہ دمشق نے مجھے اپنے ایک خط میں روانہ کیا اور لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ رئیس جماعت لاہور کے دماغ پر لوگوں کے اس قول نے کہ اگر مسیح موعود نبوت کا دعوے نہ کرتے۔ تو لوگ ان کی جماعت میں گروہ در گروہ داخل ہوتے۔ اثر کیا ہے جبھی وہ اس مظہر میں ظاہر ہوا۔ لیکن باوجود اس کے حق ہی غالب رہے گا۔ اور دعوئے نبوت ہی ایک ایسا صحیح اور سچا اور اہم مسئلہ ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے وجود اور انبیاء کے صدق کے اثبات کے لئے اس وقت ظاہر کیا ہے +

یہ تو ہم جانتے تھے۔ کہ مولوی صاحب نے خاص وجوہات سے اس نبوت کا جس کے کئی سال پہلے قائل رہ چکے تھے۔ انکار کر دیا مگر اس دس نمبری ٹریکٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ اب حضرت مسیح موعودؑ کی طرف دعوئے مسیحیت و مہدویت منسوب کرنا بھی خلاف مصلحت خیال کرنے لگے ہیں +

جناب مولوی صاحب! ذرا فرمائیے تو۔ کیا آپ کے نزدیک دعوئی مسیحیت اور مجددیت ایک ہی چیز ہیں۔ اور ان کے درمیان آپ عموم وخصوص مطلق کی نسبت مانتے ہیں۔ یا تساوی کی۔ کیا ہر مجدد مسیح موعود ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر آپنے کیوں اس ٹریکٹ میں دعوئی مجددیت پر اکتفا کرتے ہوئے دعوئی مسیحیت اور مہدویت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف منسوب نہیں کیا۔ یا اب آپ کا اعتقاد یہ ہے۔ کہ حضور علیہ السّلام مسیح موعودؑ اور مہدی معہود بھی نہیں تھے۔

اس ٹریکٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب ان میں ایک جماعت ایسی بھی پیدا ہو گئی ہے۔ جو احمدی کہلانے کے باوجود علماء کے فتاوئے تکفیر سے بیزار نہیں۔ جیسا کہ نمبر ۸ کے اس فقرہ سے ظاہر ہے :-

ومن یقول انی بری من فتاوی تکفیر العلماء فنحن نصلی خلفہ احمدیا کان او غیرہ من المسلمین۔ کہ جو کہتا ہے۔ کہ میں علماء کے فتاوی تکفیر سے بیزار ہوں۔ تو ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ احمدی ہو۔ یا اس کے سوا کوئی اور مسلمانوں سے ہو +

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بعض احمدی کہلانے والے ان کی جماعت میں ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ جو علماء کے فتاوی تکفیر سے بیزاری کا اظہار نہیں کرتے جبھی تو لفظ احمدی کے لکھنے کی مولوی صاحب کو ضرورت پیش آئی ہے۔ ورنہ احمدی اور پھر علماء کے فتاوئے تکفیر سے خوشی کا اظہار۔ دو متضاد باتیں ہیں۔ جو ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں؟

مولوی صاحب یاد رکھیں۔ اور بگوش ہوش سن لیں۔ کہ یہ زمانہ مسیح محمدی کا زمانہ ہے۔ جو قاتل شیطان ہے۔ اس لئے اب کسی پولوس یا پطرس کو یہاں جائے دم زدن نہیں۔ کہ وہ آپ کی تعلیم کو بگاڑ کر کامیاب ہو سکے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم پر نازل کی ہوئی کتاب قرآن مجید کی حفاظت کی۔ اسی طرح آپ کے آخری خلیفہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کتب کی حفاظت کے لئے طباعت کے سامان پیدا کر دیئے۔ تا آپ کے وقت میں ہی آپ کی کتابیں چھپ کر اقطار عالم میں پہونچ جائیں۔ اور پھر کسی مثیل پولوس و پطرس کو ان میں تحریف کرنے کی جرأت نہ رہے اگر مسیح ناصری کی تعلیم کو بگاڑ کر پیش کرنے اور منوانے میں پولوس کامیاب ہوا۔ تو اس کی وجہ صرف یہی تھی۔ کہ حضرت مسیحؑ کی تعالیم چھپی ہوئی موجود نہ تھیں۔ مگر اس وقت وہی گروہ کامیاب ہوگا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعالیم کو اصل رنگ میں پیش کریگا +

کوئی یہ مت خیال کرے۔ کہ وہ منافقت اختیار کر کے کامیاب ہو جائیگا۔ بلکہ اسے ذلت پر ذلت نصیب ہوگی۔ اور اس کی عظمت خاک میں ملا دی جائے گی۔ وہ جن کے مقابلہ میں کھڑا ہوا ہے۔ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے سے اللہ تعالےٰ بشارت دے چکا ہے۔ سے

کبھا ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد ۔ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بار ہا دی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

پس یاد رکھو۔ جو ان کی بربادی کا خواہاں ہوگا۔ وہ خود برباد ہو جائیگا۔ اور جو ان کو گرانے کی کوشش کریگا۔ وہ گرایا جائیگا۔ اور جیسا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا۔ سے

وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

اللہ تعالےٰ ان کے ذریعہ دین کو چاروں طرف پھیلائے گا۔ اور ان کے سامنے سے روکیں اٹھا دی جائیں گی +

اب دیکھ لو جس جگہ پر ہم پہونچے۔ غیر مبائعین نے ازراہ شرارت سب سے پہلے ہماری مخالفت کرنے پر کمر باندھی۔ اور ہمارے راستہ میں روڑے اٹکانے چاہے۔

چنانچہ جب ہم دمشق میں پہونچے۔ تو منظور الٰہی صاحب نے جو خطوط ایک شخص کے نام بھیجے۔ ان میں ہماری مخالفت پر زور دینے کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے ایک خط مورخہ ۲۸/۹/۲۵ میں لکھا :-

لا یخفی علی اجنابکم ان ناسا من ہذہ الطائفۃ الغالیۃ قد وردوا دمشق ویریدون اشاعۃ العقائد المخترعۃ فلینبغی التحرز عنہم۔ آپ پر مخفی نہ رہے کہ چند اشخاص فرقہ غالیہ سے اپنے من گھڑت عقائد کی اشاعت کے لئے دمشق پہونچے ہیں۔ اس لئے ان سے احتیاط اور اجتناب لازمی ہے۔ پھر اسی طرح دوسرے خطوط میں جو میرے پاس اس شخص کے ذریعہ پہونچتے رہے۔ اور نیز جو مضامین اخباروں میں شائع کرائے گئے۔ سب کی غرض وحید ہماری مخالفت تھی۔ مگر یاد رکھو۔ جو شخص خود منافق ہو۔ اس کی اتباع وہی کرے گا۔ جو اس سے بھی منافقت میں بڑھا ہوا ہوگا۔ اب بتاؤ۔ تمہاری مخالفت نے ہمارا کیا بگاڑا۔ اس وقت خدا کے فضل سے ہماری جماعت کے افراد دمشق۔ بیروت۔ حلب۔ لاذقیہ۔ حیفا۔ طیرہ۔ طبریہ قونیہ۔ عمان اور آمقیس میں پائے جاتے ہیں۔ پس سے

تمہیں پر ہیں پڑے سارے ترالے ۔ نہ تم سے رک سکے مقصد ہمارے
تمہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی ۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

خادم جلال الدین شمس احمدی از حیفا

میجک لینٹرن کے ذریعہ موثر نظارے دکھانا

ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں۔ کہ دہلی میں احمدیہ جماعت کا جلسہ تھا۔ اور اس میں انہوں نے بائیسکوپ کے ذریعہ سے حج بیت اللہ کے متعلق اور افریقہ کے اپنے تبلیغی کام کے متعلق بہت سی تصویریں دکھائی تھیں۔ جب احمدیہ جماعت کی جانب سے یہ اشتہار شائع ہوا۔ کہ ایسی تصویریں جلسہ میں دکھائی جائینگی۔ تو بعض علماء نے اس چیز کو خلاف اسلام بتایا۔ اور ان کے دیکھنے سے مسلمانوں کو منع فرما دیا۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ ان علماء نے اسے ایسا ہی سمجھا ہو۔ اور اسلئے ادا کیا ہو۔ لیکن ہمیں معلوم ہے۔ کہ ان تصاویر میں جس خشوع و خضوع کے ساتھ مسلمانوں کو نماز پڑھتے دکھایا گیا تھا۔ وہ ہر دیکھنے والے کیلئے بیحد اثر انگیز تھا۔ اور یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر اسلامی عبادات کے ایسے مناظر اور عبادتوں کے اندر اس قسم کا خلوص اور انہماک غیر مسلموں کی نظر سے گذرتا ہے۔ تو انکے دل پر اسلام کی سچی عظمت نقش ہو جائے۔ اسکے بالمقابل اس سے بہت پہلے دہلی میں ایک بائیسکوپ کمپنی نے عرب کے بدوؤں کے متعلق کچھ تصویریں دکھائی تھیں۔ جن میں ایک طرف تو دکھایا تھا۔ کہ بدو اپنی لڑکی پر انتہائی مظالم کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف فوراً اُسے مصروف نماز ہوتے نظر کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور ان دو تصویروں کا متفقہ اثر دیکھنے والوں پر اسکے سوا اور کچھ نہیں پڑ سکتا تھا کہ مسلمان بڑے ظالم و جابر ہوتے ہیں۔ اور اُن کی نماز خدا کی عبادت کے لئے نہیں۔ بلکہ دنیا کے بہکانے کے لئے ہوتی ہے۔ بائیسکوپ کے تماشے بند کر دینا ہمارے اختیار سے باہر ہے۔ اور اسی طرح مسلمانوں کو وہاں جانے سے باز رکھنا بھی ناممکنات سے ہے۔ پھر ایسی حالتمیں جبکہ نماز کی تصویریں بائیسکوپ کے ناظرین کے سامنے آنا ضروری ہیں۔ کیا یہ بہتر نہیں۔ کہ ہم خود اپنے انتظام سے انکو عوام کے سامنے اسطرح لائیں۔ کہ ان کا اثر ہمارے لئے مضر کی بجائے مفید پڑے۔ ہندوؤں نے اس چیز کو سمجھ لیا ہے۔ اور وہ اپنی قومی اور مذہبی زندگی میں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہم بھی اس سے فائدہ اٹھانے پر مجبور ہونگے۔ لیکن جس طرح کہ سو برس بعد انگریزی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح اس کی طرف بھی اسوقت متوجہ ہونگے۔ کہ جب وقت ہاتھ سے نکل جائیگا +

(نظام المشائخ دہلی)

مسلمانوں کو انتباہ

"ہم ہندوستان کی آزادی۔ ہندوستان کی فلاح و بہبود اور ہندوستان کی بہتری و برتری کے لئے تو قربانیاں کرسکتے ہیں مگر ہندو راج کی سکیموں کو نافذ کرانے میں اعانت و رفاقت نہیں کرسکتے۔ ہر مسلمان کو متنبہ اور آگاہ رہنا چاہیئے۔ کہ اسے نہرو رپورٹ کے لئے عدم ادائے محاصل کی تحریک یا اس نوع کی کسی دوسری تحریک یا کسی خالص غیر آئینی وغیرہ تحریک میں شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ابھی سے فیصلہ کرلینا چاہئے۔ کہ اگر خدانخواستہ ہندوؤں کی کسی جماعت نے یا کانگریس نے جو ہمارے خیال کے مطابق آج کل خالصتہً ہندو مقاصد کا آلہ کار بنی ہوئی ہے۔ کوئی ایسی تحریک شروع کی۔ تو ہر مسلمان کے لئے اس کی پُرزور اور شدید مخالفت لازمی ہوگی"

(انقلاب ۷۔ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء)

مسلمانوں کے رہبر

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے مولانا محمد علی نے جو خطبہ پڑھا۔ اس میں فرمایا:۔

"اتحاد اسلام کی خود وہ مسلمان ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور شدید مخالفت کرتے ہیں۔ جو بدقسمتی سے خود مسلمانوں کے رہبر بنے ہوئے ہیں۔ بعض اشخاص اب علانیہ یہ کہتے ہیں۔ کہ قومیت کی بنیاد وطن ہے۔ مذہب نہیں ہے۔ گویا ان کے نزدیک ہندوستان کا باشندہ کافر ہو۔ بت پرست ہو۔ رسول اللہ کا مخالف ہو۔ قرآن کا دشمن ہو۔ ان کا ہم قوم ہے۔ لیکن جو اس ملک کا باشندہ نہیں ہے۔ اگرچہ موحد ہو۔ رسول اللہ کی امت میں داخل ہو۔ قرآن کا ماننے والا ہو۔ احکام اسلامی کو تسلیم کرتا ہو۔ وہ ان کا ہم قوم نہیں ہے۔ ان میں بعض صریح طور پر اب یہ بھی کہنے لگے ہیں۔ کہ جن مجالس کا مقصد اسلامی حقوق کی حفاظت ہے۔ اس میں شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ صرف ان مجالس میں شریک ہونا چاہیئے جن میں مسلمانوں کے مقاصد کی حمایت مقصود نہ ہو۔

اگر نیشنلزم کا یہ مفہوم ہے۔ کہ تمام اسلامی کاموں کی مخالفت کی جائے۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے۔ کفر و اسلام میں فرق نہ کیا جائے۔ اخوت اسلامی کے لئے کوئی انتظام نہ کیا جائے۔ اتحاد اسلامی کو خیرباد کہہ دیا جائے۔ مسلمانوں کی اقلیت کو ہندوؤں کی اکثریت کے رحم پر چھوڑ دیا جائے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کا وہم و گمان بھی نہ آنے پائے۔ ہندوستان کے مختلف مذاہب کے اشخاص محض ذاتی حیثیت سے مجتمع ہوں۔ اور بلا لحاظ اپنے مذہب اور اپنی جماعت کے ہندوستان کے نام پر اتفاق و اتحاد کریں۔ تو ایسے نیشنلزم سے مسلمان من حیث القوم کبھی اتفاق نہیں کرسکتے۔ اور ایسی تحریک کو ہرگز مسلمانوں کی ہمدردی حاصل نہیں ہوسکتی۔ گو کچھ ناواقف اور کمزور مسلمان ہاں میں ہاں ملاتے رہیں۔ اسلامی اصول کے مطابق اس قسم کے نیشنلزم میں اور کفر میں کوئی فرق نہیں ہے"

(سیاست یکم جنوری سنہ ۱۹۲۹ء)

گاندھی مجنون اور وہمی ہے

مدراس ۸۔ دسمبر سنہ ۱۹۲۸ء۔ ڈاکٹر بیسنٹ نے نیو انڈیا میں "کانگریس کا قضیہ اہم" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتی ہیں۔ کہ جب سے گاندھی جی نے سرزمین ہندوستان میں قدم رکھا ہے۔ سیاسیات میں ان کا اثر ہمیشہ تباہ کن رہا ہے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ گاندھی جی کے ورود ہند سے قبل میں نے مسٹر گوکھلے سے کہا تھا۔ کہ میں گاندھی جی کی آمد پر بڑی مسرور ہوں۔ اور وہ ہندوستان کو آزادی دلانے میں بڑے ممد و معاون ثابت ہونگے۔ دانا و سیاست دان مسٹر گوکھلے نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ تم غلطی کرتی ہو۔ گاندھی ہماری سیاسی تحریک میں ترقی معکوس پیدا کرے گا۔ آج افسوس ہے۔ کہ ان کے حرف بحرف یہ الفاظ درست ثابت ہو رہے ہیں۔ عدم تعاون اور سول نافرمانی کی تحریکوں نے سیاسی میدان کو تباہ کردیا ہے۔ میں نے ان مجنونانہ ارادوں کی ضرور مخالفت کی تھی۔ لیکن ہندوستان پاگلوں۔ مجنونوں اور بے چاریوں کی طرح گاندھی کا دلدادہ ہوچکا تھا۔ اور ان کی یہی شیفتگی دریا کی رو کی طرح ان کو بہالے گئی۔ وہ کونسا دن ہے۔ کہ گاندھی جی میدان سیاست میں نمودار ہوئے۔ اور انہوں نے ہمالیہ کی سی بڑی بڑی غلطیوں کا ارتکاب نہ کیا۔ گاندھی خیالی آدمی ہے۔ اور موہوم امید سے لو لگائے رہتا ہے۔ اسے سیاسیات سے مس تک نہیں۔ معمولی انسانی فضیلت سے واقف نہیں۔ چونکہ کانگریس سنہ ۱۹۲۹ء میں ایک سیاسی انجمن بنی رہی۔ اس لئے تمام سیاست دانوں کو اپنی اپنی راہ اختیار کرنے میں آزادی حاصل ہے" (ہمدم ۱۹ جنوری)

ہندو اور گوشت خوری

بستر اسٹیٹ سی۔ پی میں سب سے بڑی ریاست ہے۔ جس میں زبردست جنگل ہے۔ اور یہ وہ جنگل ہے۔ جہاں راجہ ہریش چندر بن باس ہوئے تھے۔ جہاں اب بھی اکثر قدیم ہندو مذہب کی تاریخی یادگاریں موجود ہیں۔ اور جہاں کی آبادی بھی ہندوؤں کی ہے لیکن وہ لوگ اب بھی گائے اور بیل کا گوشت کھاتے ہیں۔ باوجود اسٹیٹ کی ممانعت کے وہ لوگ اسٹیٹ ہی کی گائیں اور بیل پکڑ لیتے ہیں۔ اور کھا جاتے ہیں۔ بہ ہزار کوشش ہنوز اس کا انسداد نہ ہوسکا۔ میں جہاں اس وقت مقیم ہوں۔ یہ بھی ریاست ہے اور جنگل میں ہے۔ کورٹ آف وارڈس ہے۔ پنڈت گوری لال صاحب سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ چند گائیں اُن کی یہاں کے ہندو چرا کر کھا چکے ہیں۔ اب ہی ایک پرائیویٹ ملازم کی گائے چوری ہوگئی۔ اتفاق سے اس نے کھانے والے کا سراغ لگالیا اور استغاثہ دائر کرکے اس کو سزایاب کرایا۔ غرض سی پی کے قدیم باشندے ہندو غیر شائستہ اب بھی گوشت خور ہیں"

نیازمند عبداللہ بریلوی (مدینہ ۲۵۔ نومبر سنہ ۱۹۲۸ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک تصنیف پر ریویو

"محمد قادیانی" کے نام سے اُردو کا ایک ۴۲ صفحہ کا رسالہ مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بغرض ریویو موصول ہوا ہے۔ اس رسالہ میں مولانا نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس دعوے کی تردید کی ہے۔ کہ "میں کل انبیاء کا مثیل اور محمد ثانی ہوں" مولانا ثناء اللہ مرزائیوں کی مخالفت کے لئے ایک غیر معمولی شہرت حاصل کرچکے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ قادیانی تحریک کی بیخکنی کی کوشش میں گذرا ہے۔ **لیکن یقینی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اعداد و شمار کی بناء پر مولانا قادیانی صفوں کو درہم برہم کرنے اور قادیانیوں کو اپنے عقائد سے برگشتہ کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔** بہرحال ہم مولانا کے غیر متزلزل استقلال کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیانیوں کے مقابلہ کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں۔ اور قلمی جنگ میں اپنی ہمت کے پورے جوہر دکھاتے ہیں۔ مگر ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ مولانا نے مذکورہ بالا رسالہ کے لئے "محمد قادیانی" کا نام تجویز کرنے میں ادب اور احترام کے ان جذبات کو ملحوظ نہیں رکھا۔ جو حضرت سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس اور برگزیدہ ہستی سے وابستہ ہیں۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ تسلیم بھی کرلیا جائے۔ کہ "محمد قادیانی" کا نام ازراہ تعریض تجویز کیا گیا ہے۔ تو بھی اس سے حضور سرور کائنات کے مبارک نام کی بے ادبی کا پہلو نکلتا ہے جس کا مولانا کو خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعوےٰ خواہ کچھ ہی ہو لیکن مولانا نے جو تقابل کی صورت پیش کی ہے۔ وہ ادب کی حد سے متجاوز ہے۔ لہٰذا ہم مولانا سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس رسالہ کا نام بدل دیں۔ رسالہ کی کتابت و طباعت اچھی ہے اور کاغذ بھی عمدہ ہے تاہم ایک آنے کی چیز کے تین آنے دام رکھنا بتا رہا ہے۔ **کہ خدمت دین کے وقت بھی... ہمارے مولانا غافل و دنیا سے بے خبر واقع نہیں ہوئے** (سیاست لاہور ۱۳۔ دسمبر ۱۹۲۸ء)

جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء پر جماعت احمدیہ میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

۱۶۳ فضل دین صاحب ضلع گجرات
۱۶۴ صدیق صاحب ضلع فیروزپور
۱۶۵ فتح محمد صاحب ضلع گجرات
۱۶۶ جمال دین صاحب ضلع فیروزپور
۱۶۷ محمد الدین صاحب ولد نتھا سنگھ ضلع لائلپور
۱۶۸ گوہر صاحب ضلع منٹگمری
۱۶۹ جیون صاحب " "
۱۷۰ محمد الدین صاحب "
۱۷۱ احمد دین صاحب ضلع فیروزپور
۱۷۲ خوشی صاحب ضلع گجرات
۱۷۳ شمس الدین صاحب گجرات
۱۷۴ علم الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۷۵ محمد بخش صاحب ضلع گجرات
۱۷۶ اللہ دتا صاحب " "
۱۷۷ غلام مصطفیٰ صاحب ضلع لائل پور
۱۷۸ فتح علی صاحب ضلع گورداسپور
۱۷۹ ابراہیم صاحب ضلع امرت سر
۱۸۰ سردار صاحب ضلع گجرات
۱۸۱ محمد شفیع صاحب ضلع امرت سر
۱۸۲ علم الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۸۳ کریم بخش صاحب ضلع گورداسپور
۱۸۴ سردار خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۸۵ رحمت علی صاحب " "
۱۸۶ محمد الدین صاحب ضلع سرگودھا
۱۸۷ عمر الدین صاحب " "
۱۸۸ محمد اسمٰعیل صاحب ضلع گجرات
۱۸۹ محمد خاں صاحب " "
۱۹۰ غلام سرور صاحب بٹ "
۱۹۱ محمد امین صاحب " "
۱۹۲ غلام مصطفیٰ صاحب " "
۱۹۳ محمد انشاء اللہ صاحب بٹ "
۱۹۴ غلام احمد صاحب ضلع سرگودھا
۱۹۵ محمد یوسف صاحب ضلع گجرات
۱۹۶ حسن محمد صاحب ضلع لائلپور
۱۹۷ غلام نبی صاحب ضلع سرگودھا
۱۹۸ فیض محمد صاحب دہلی خاص
۱۹۹ فیروز الدین صاحب ضلع سیالکوٹ

۲۰۰ اللہ بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۰۱ امداد صاحب ضلع جالندھر
۲۰۲ نور محمد صاحب ضلع امرت سر
۲۰۳ پیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۰۴ محمد فاروق صاحب دہلی
۲۰۵ عباس علی خاں صاحب ضلع ڈیرہ غازیخاں
۲۰۶ بوٹے خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۰۷ غلام محمد صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۰۸ عزیز احمد صاحب شیخوپورہ
۲۰۹ محمد احمد صاحب "
۲۱۰ جیونا صاحب "
۲۱۱ فیض عالم صاحب ضلع گجرات
۲۱۲ لال دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۱۳ سوہنا صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۱۴ عبدالکریم صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۱۵ عبداللطیف صاحب دہلی
۲۱۶ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ محمد طفیل صاحب کلانور
۲۱۷ علی محمد صاحب شیخوپورہ
۲۱۸ رحیم بخش صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۱۹ نصر اللہ خاں صاحب ضلع گجرانوالہ
۲۲۰ غلام محمد صاحب " "
۲۲۱ ابراہیم صاحب ضلع امرت سر
۲۲۲ محمد علی صاحب ضلع پشاور
۲۲۳ عبدالقیوم صاحب "
۲۲۴ محمد حسین صاحب نوشہرہ چھاؤنی
۲۲۵ اللہ بخش صاحب " "
۲۲۶ عبداللہ صاحب شاہجہاں پور
۲۲۷ رحمت علی صاحب ضلع امرت سر
۲۲۸ میاں تاج الدین صاحب ضلع امرت سر
۲۲۹ محمد شریف صاحب شیخ ضلع گورداسپور
۲۳۰ محمد رفیق صاحب ضلع سرگودھا
۲۳۱ شیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۳۲ برکت صاحب ریاست پٹیالہ
۲۳۳ محمد حسین صاحب ضلع گجرات
۲۳۴ محمد حیات صاحب " "
۲۳۵ محمد خاں صاحب " "
۲۳۶ حیات محمد صاحب " "

۲۳۷ حافظ نواب شاہ صاحب ضلع گجرات
۲۳۸ فتح محمد صاحب " "
۲۳۹ شاہ نواز خاں صاحب ضلع گورداسپور
۲۴۰ محمد یوسف صاحب " ہمیرپور
۲۴۱ فرید محمد صاحب ضلع جالندھر
۲۴۲ فضل ہادی صاحب پشاور
۲۴۳ فضل الٰہی صاحب "
۲۴۴ محمد صادق صاحب "
۲۴۵ شاہ دین صاحب ضلع شیخوپورہ
۲۴۶ عبداللہ صاحب ضلع گجرات
۲۴۷ محمد الدین صاحب "
۲۴۸ اللہ داس صاحب "
۲۴۹ حویلی صاحب "
۲۵۰ لال دین صاحب "
۲۵۱ مولا بخش صاحب ضلع گورداسپور
۲۵۲ آغا مظفر علی شاہ صاحب ضلع سرگودہا
۲۵۳ اسمٰعیل صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۵۴ غلام نادر صاحب "
۲۵۵ دسوندی صاحب "
۲۵۶ عطاء اللہ صاحب "
۲۵۷ سردار محمد صاحب ضلع گورداسپور
۲۵۸ مہدی خاں صاحب ضلع ہوشیارپور
۲۵۹ غلام محمد صاحب نئی دہلی
۲۶۰ صابرہ صاحبہ ہمشیرہ میاں شاہ محمد صاحب پاکپٹن
۲۶۱ شریف احمد صاحب لدہانہ
۲۶۲ شمس الدین صاحب ضلع گورداسپور
۲۶۳ عبدالرحمٰن صاحب ہزارہ
۲۶۴ فیروز الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۶۵ نبی بخش صاحب " "
۲۶۶ محمد دیوان صاحب " "
۲۶۷ محمد یامین صاحب مالیر کوٹلہ
۲۶۸ مولوی عبدالرحمٰن صاحب صوبہ سرحد
۲۶۹ علی محمد صاحب ضلع گورداسپور
۲۷۰ محمد شریف صاحب " "
۲۷۱ پیرا نتا صاحب " "
۲۷۲ عبدالعزیز صاحب " "
۲۷۳ دین محمد صاحب " "
۲۷۴ نبی بخش صاحب لڑکانہ سندھ
۲۷۵ عبداللہ صاحب شاہجہاں پور
۲۷۶ محمد یوسف صاحب ہمیرپور
۲۷۷ عبداللطیف صاحب نئی دہلی
۲۷۸ محمد فاروق صاحب نئی دہلی
۲۷۹ فیض محمد خاں صاحب "

۲۸۰ انور بیگ صاحب فیروزپور شہر
۲۸۱ منشی صاحب " "
۲۸۲ عبدالکریم صاحب ضلع گجرانوالہ
۲۸۳ غلام حیدر صاحب "
۲۸۴ نصر اللہ خاں صاحب ضلع سرگودھا
۲۸۵ ظفر اللہ خاں صاحب " "
۲۸۶ قدرت اللہ خاں صاحب "
۲۸۷ چوہدری علی احمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۲۸۸ رحمت اللہ خاں صاحب ضلع گجرانوالہ
۲۸۹ عبداللہ خاں صاحب ضلع امرت سر
۲۹۰ حسن محمد صاحب ضلع لدہانہ
۲۹۱ شیر محمد صاحب " "
۲۹۲ روشن الدین صاحب لاہور
۲۹۳ عزیز الدین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۲۹۴ رحمت خاں صاحب "
۲۹۵ سراج الدین صاحب "
۲۹۶ دین محمد صاحب سیالکوٹ
۲۹۷ گل محمد صاحب ضلع سرگودھا
۲۹۸ سراج الدین صاحب "
۲۹۹ جلال الدین صاحب "
۳۰۰ فتح الدین صاحب لاہور
۳۰۱ حسین دین صاحب "
۳۰۲ سوہنا صاحب "
۳۰۳ ظفر الدین صاحب شیخوپورہ
۳۰۴ محمد حسین صاحب شاہدرہ
۳۰۵ عبدالرزاق صاحب پشاور
۳۰۶ محمد الدین صاحب شاہدرہ
۳۰۷ ریاض حسین صاحب ریاست جیند
۳۰۸ نبی بخش صاحب ضلع جالندھر
۳۰۹ ولی محمد صاحب ضلع جالندھر
۳۱۰ خدا بخش صاحب ریاست جیند
۳۱۱ خدا بخش صاحب ضلع لائل پور
۳۱۲ یعقوب صاحب " "
۳۱۳ مرزا رشید احمد صاحب گورداسپور
۳۱۴ شکر اللہ خاں صاحب بہاول پور
۳۱۵ نور محمد صاحب لدہیانہ
۳۱۶ دین محمد صاحب لدہیانہ
۳۱۷ عمر الدین صاحب لدہیانہ
۳۱۸ مہر محمد صاحب لدہیانہ
۳۱۹ فضل کریم صاحب میانی
۳۲۰ غلام احمد صاحب "
۳۲۱ فتح الدین صاحب ریاست نابھہ
۳۲۲ نظام الدین صاحب ریاست نابھہ

بیکاروں کی ضرورت

اگر آپ بیکار ہیں۔ اور روزی کمانے کیلئے ملازمت کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ تو آئیے ہم آپکو ملازمت سے نجات حاصل کرنے کا ایک نسخہ بتلاتے ہیں۔ آپ تھوڑا خرچ کر کے نو سیر پختہ کپڑے دھونیکا صابن جو عمدہ کم خرچ اور عمدہ جھاگ دینے والا ہوگا۔ بنانا گھر بیٹھے ہی سیکھ لیں۔ یہ صابن ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاتا ہے۔ آپ دو روپے نفع کما سکتے ہیں ملازمت پیشہ لوگ بھی ایسا مفید صابن صرف ایک گھنٹہ میں گھر میں تیار کر لیا کریں۔ اور بازار کے گراں اور غیر مفید صابن سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کریں۔ اشتہار کی اجرت وصول کرنے کیلئے ہم نے فیس نہایت معمولی صرف دو روپے مقرر کر دی ہے۔ نسخہ بذریعہ وی۔ پی روانہ ہوگا۔ یہ رعایت صرف ایک مہینہ کیلئے ہے۔ فائدہ اٹھائیں۔

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان (پنجاب)

"عرق بخار تیجا و چوتھا"

ملیریا موسمی اور باری کے بخاروں کیلئے

(ہر روز چڑھتا ہو یا دوسرے تیسرے یا چوتھے دن)

یہ عرق طب یونانی اور ڈاکٹری کی ان ادویات کا مرکب ہے جو ایسے بخاروں کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں عموماً دو چار یوم کے استعمال سے ہی پرانے سے پرانا بخار بھی رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ (دی پی خرچ ۶؍) تین شیشی ۱؍۸ اکٹھی بارہ شیشی ۵؍۱۰

سرٹیفکیٹ میں تصدیق کرتا ہوں کہ "عرق بخار تیجا و چوتھا" جس کی ایک شیشی آپ کی دوکان سے خرید کی تھی اس سے بفضل خدا میرے بھتیجے محمد اقبال کو دو دفعہ کے استعمال سے کلی صحت ہوگئی واقعی آپ کا یہ عرق باری کے بخاروں کے لئے نہایت مفید ہے۔

(جناب) راجہ غلام قادر خان صاحب
منیجر روزانہ اخبار "زمیندار" لاہور۔

"عرق طحال"

(تلی یعنی طحال تاپ تلی کے لئے)

بہترین علاج ہے

تلی کے سبب سے پیدا شدہ تمام تکلیفوں کو رفع کر کے بہت جلد تلی کو سکیڑ کر اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ (دی پی خرچ ۶؍) تین شیشی ۱؍۸ اکٹھی بارہ شیشی ۵؍۱۰

یہ عرق چوتھائی صدی سے اکسیر ثابت ہو رہے ہیں انکو استعمال کر کے سینکڑوں مریض ہر سال صحت پاتے ہیں

مفت!! مفت!! مفت!!

۱۹۲۹ء کا رنگین کیلنڈر

آپ کا حلفیہ وعدہ آنے پر کہ جو اشتہارات اسکے ساتھ بھیجے جاوینگے آپ ان کو بڑی احتیاط اور کوشش سے اپنے علاقہ کی دوکانوں پر چسپاں کرا دینگے بالکل مفت بھیجا جائیگا

المشتہر حافظ غلام رسول میڈیکل ہال وزیر آباد (پنجاب)

خوشخبری

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

میں یہ خوشخبری ان احباب کو دیتا ہوں۔ جو دیر سے مرض بواسیر میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر اور حکیموں کے ہاتھوں سے لاعلاج اور صحت سے ناامید ہو چکے ہیں۔ میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر قسم کی مرض بواسیر کا علاج بغیر اپریشن کر سکتا ہوں۔ سو جو احباب علاج کرانا چاہیں۔ جلد میرے پتہ پر جوابی کارڈ تحریر کر کے پوری تحقیقات کریں :: نوٹ۔ فیس و دوائی کی قیمت بعد از صحت لے جائیگی:

المشتہر

حکیم لقا محمد احمدی موضع بیر سیاں ڈاکخانہ راہوں ضلع جالندھر

دو کنال زمین قابل فروخت ہے

موقعہ قادیان کی مشرقی جانب جہاں نیا محلہ آباد ہو رہا ہے۔ اور جہاں چوہدری فتح محمد صاحب اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی کوٹھیاں ہیں۔ یہ قطعہ زمین بر لب سڑک ہے۔ اور نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ مزید معلومات کیلئے خط و کتابت مفصلہ ذیل پتہ پر ہو۔ ش معرفت دفتر منیجر الفضل قادیان

راجا اور جوگی

یہ کتاب ایک مکالمہ کی صورت میں ہے۔ دنیا کے اہم اور پیچیدہ مسائل بڑی سلیس عبارت میں آسانی کے ساتھ حل کر دئے گئے ہیں۔ فقرات کی بندش اور مطلب ادا کرجانیکی طرز بہت ہی نرالی ہے۔ مضامین کی دلچسپی اور گفتگو کی نیرنگی کتاب کو ختم کئے بغیر چھوڑنے نہیں دیتی۔ اخبارات نے بہت اچھے ریویو لکھے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:۔ الحاج سعید احمد سول ہسپتال انبالہ شہر

تلوار کی اجازت

صاحبان مجھے تلوار کے متعلق زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بھیرہ کی تلواروں کی تعریف فرمائی ہے۔ اور سفارش کی ہے۔ کہ احمدی صاحبان بھیرہ کی تلواریں خریدیں۔ کچے لوہے کی تلواروں سے خبردار رہیں۔ ہماری رعایتی قیمتیں آٹھ روپے دس روپے اور بارہ روپے ہیں۔ ذیل کے اضلاع مستثنیٰ ہیں۔ جھنگ۔ میانوالی۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ انبالہ۔ شملہ۔ حصار۔ کانگڑہ۔ گوجرانوالہ۔ گورداسپور سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ جالندھر جہلم۔ رہتک لدھیانہ۔ اٹک

المشتہر

اے جے فضل احمد اینڈ سنز کارخانہ تلوار بھیرہ ضلع شاہپور

جرمنی کی حیرت انگیز ایجاد

دوا آسٹرشن

یہ ایک بہت ہی اکسیر صفت مرکب ہے۔ جو زمانہ حال کے ماہرین علم سائنس کی بالکل نئی ایجاد ہے۔ یہ جرمن کی شہرہ آفاق دوا یمن اور جوان طاقتور جانوروں کے غدودوں کے جوہر سے جو سائنٹفک طریقہ سے حاصل کئے گئے ہیں۔ تیار کی گئی ہے بہت ہی زود اثر اور قیمتی چیز ہے۔ اعضا رئیسہ و شریفہ کو نئے سرے سے جوڑتی۔ اور ان میں نئی زندگی پیدا کرتی ہے۔ پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اس میں بہت سارے کوائف پوشیدہ ہیں۔ جو انشاءاللہ استعمال کرنے پر ہی ظاہر ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک علاج بے مثل ہے۔ جو یقینی طور پر بے مثل اور بے خطا ثابت ہوا ہے۔ آپ ضرور تجربہ کریں۔ قیمت فی شیشی ۵ اگولی رفاہ عام کیلئے صرف سے ۳ علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ ایم غلام احمد ۵ گوالمنڈی لاہور

آم کے آم اور گٹھلیوں کے دام

اس ڈاکخانہ کے ذریعہ آپکو کتابیں بھیجی جائینگی!

1000

ایک ہزار صفحہ کی نہایت دلچسپ شاندار اور مفید مضامین کی کتابیں صرف ان خریداروں کو مفت دی جائینگی

جو ۷۔ فروری سنہ ۱۹۲۹ء

کو "رسالہ انتخاب لاجواب" خرید فرمائیں گے۔ ۷۔ فروری کے بعد آپ اس عایتی اعلان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے

رسالہ انتخاب لاجواب لاہور

اردو زبان کا ایک باتصویر ہفتہ وار رسالہ ہے۔ اس میں تمام دنیا کے نہایت دلچسپ اخباروں۔ رسالوں اور کتابوں کے ترجمے شائع کئے جاتے ہیں۔ اسمیں ہر ہفتہ مقررہ عنوان کے ماتحت۔ دلچسپ لطائف۔ حکمت کے موتی۔ رسم ورواج۔ دلچسپ کہانیاں۔ موالید ثلاثہ۔ انتخاب علوم۔ تاریخی خطابات۔ نامیوں کے نشان۔ دولتمندوں کے تجربات۔ ایجادات۔ بچوں کا اخبار۔ مسلسل فسانہ۔ وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔ امریکہ و یورپ میں جو مضامین لاکھو روپیہ کے صرف سے لکھوائے جاتے ہیں۔ وہ مضامین چھانٹ کر ہر ہفتے اردو لباس میں نہایت سلیس زبان میں اس رسالہ کے خریداروں کو پیش کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ اس رسالہ کو پبلک نے اسقدر پسند کیا ہے۔

ہم نے انتخاب لاجواب کی اشاعت کو زیادہ ترقی دینے کے لئے یہ اعلان کیا ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر ایک ہزار صفحہ کی کتابیں مفت حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ رسالہ کا حجم ۲۸ صفحے ہے سال بھر میں آپ کی خدمت میں ایسے ۵۲ پرچے حاضر ہوں گے۔ اگر سال بھر آپ رسالہ کے مختلف پرچے جمع رکھتے چلے جاوینگے۔ تو آپ کے پاس ایک نہایت مفید اور دلچسپ ذخیرہ جمع ہو جائیگا۔ جو تمام عمر آپ کے کام آئیگا۔ رسالہ کی سالانہ قیمت چھ روپے ہے اور ہزار صفحہ کی انعامی کتابوں کا محصول بذمہ خریدار ۱۲ آنہ ہوگا۔ **صرف ایکدن یعنی ۷۔ فروری سنہ ۱۹۲۹ء** کو اگر آپ رسالہ انتخاب لاجواب کی خریداری کا کارڈ با اجازت وی پی ارسال کریں گے۔ تو آپ کو ایک ہزار صفحہ کی کتابیں مفت نذرانہ کی جائیں گی۔ نمونہ کا رسالہ آپ کو تمام ہندوستان میں ویلر بک سٹالوں پر بھی مل سکتا ہے۔ ہندوستان بھر میں آجتک کوئی ایسا دلچسپ رسالہ اردو زبان میں شائع نہیں ہوا

نام کتاب	حجم
ناول ڈرامے فسانے	
سرگذشت چار حصے	۱۰۰۰
قعر دریا مصنفہ عبدالغفور	۴۰۰
تماشاگاہ عالم	۲۹۲
حق بحق دار	[illegible]
داستان چہل وزیر	۲۴۹
فلسفہ محبت	۲۳۶
قدیم لندن کے اسرار ہر دو حصہ	۲۹۶
داربرٹن نامہ	۲۲۸
غبارہ میں پانچ ہفتے	۲۱۶
اکبر و زہرہ	۱۵۴
فریبی عورت	۱۵۲
محبوبۂ قریش	۲۰۰
امریکہ کی نازنین	۱۸۰
چلتا پردہ	۱۱۲
موتیوں کا جزیرہ	۱۳۵
دو حریف سرافراز	۱۶۰
قدرتی سیر چین	۲۰۴
زن مرید	۸۴
حسن آرا بیگم	۱۵۰
بد انجام	۸۰
پرستان بغداد	۲۰۴

نام کتاب	حجم
گھر بری	۴۸
چار چمن	۸۸
سندھ باد جہازی	۸۲
گلیور صاحب کی سیاحت	۱۶۰
آلات کیمیا کا نیکلس	۴۰
دل فگار	
سیر بکاؤلی	۸۰
اسرار آکلینڈ	۴۴
سلسلہ مقبول	۳۸
مطلوب حسینان	۶۰
شمع شبستاں	۱۴۲
دس پونڈ کا نوٹ	۱۱۰
آستانہ کی حور	۲۴۸
ہیرا ستیں	۲۴۴
خونی تلوار ہر دو حصہ	۹۰۰
عصمت کا البم	۱۴۴
ذبیح فاطمہ	۹۲
دلیر عاشق	۴۸
فیروز محمودہ	۱۴۸
سیر ماہتاب	۳۲
ارن ہیر کا نشا	۹۲
شہید حسرت	۴۴
لاڈلی بیٹی	۸۲

نام کتاب	حجم
معشوقہ غدر	۱۲۴
ظالم عشاق	۸۴
طلسم بنگال	۲۸
چھلاوہ	۱۴۰
ماں کا قتل	۱۵۲
حمیدہ بانو	۱۰۸
ولایتی بھوت	۱۰۸
نقاب پوش ڈاکو	۸۶
شیر شباب	۱۵۲
ناول عبدالحلیم شرر	
حسن انجلینا	۲۱۲
فردوس بریں	۱۳۶
درگیش نندنی	۱۴۰
ملک العزیز ورجنا	۹۲
حسن بن صباح	۴۸
منصور موہنا	۱۹۶
فلورا فلورنڈا	
اسمٰعیل صفیہ	۶۹
خوبصورت ناگن	۲۰۸
خضر شباب	۶۲
عاشق شیطان	۴۰۰
انقلاب یورپ	۵۱۴
بڈھے میاں	۴۸

نام کتاب	حجم
برق غضب	۱۳۶
بلوری آنکھیں	۱۴۰
قدسیہ یا پاکدامن	۸۸
راحت جان	۴۴
یتیم کی تلاش	[illegible]
سلیمان عذرا	۸۰
محسن بی بی حسن شوہر	۵۲
محسن شوہر حسن بی بی	۵۲
پیرس کا گنڈا	۱۶۲
کارگذار	۱۸۸
دنیا میں کامیاب اور دولتمند بنانیوالی کتابیں	
دنیا کا روشن رخ	۲۰۶
شاہراہ دولت	۱۳۶
طریق دولت	۱۶۰
تحریک	۱۲۸
سبیل دولت	۸۰
آہنی ارادہ	۴۸
دم فرصت یا عین موقعہ پر	۶۰

نام کتاب	حجم
قوت الحیات	۹۶
توجہ کی یکسوئی	۴۶
مطالعہ نفس	۷۰
مطالعہ باطن	۴۶
امریکہ کے کامیاب لوگ	۱۱۴
عمدہ حافظہ کا راز	۵۶
اپنا فرض ادا کرو	۲۴۰
باورچی خانہ کے متعلق کتابیں	
خوان یغما	۸۴
بھوجن پرکاش	۹۶
مربے اچار چٹنیاں	۵۶
ہدایت نامہ باورچیان	۲۴۰
زراعت باغبانی کی کتابیں	
کتاب الاثمار	۳۲۸
میوہ جات	۱۳۲
سبزی ترکاری	۱۶۲
کیمیائے زراعت	۱۴۴
پھلواڑی	۲۸۰
زراعت کی پہلی کتاب	۲۴۴

نام کتاب	حجم
کاشت آلو	۵۲
مکمل مرغی خانہ	۲۶۰
تربیت الدجاج	۸۲
زبان دانی کی کتابیں	
نجم الامثال	۳۶۶
فارسی بول چال	۲۵۰
عربی بول چال	۱۶۳
انگریزی بول چال	۱۴۰
ترکی بول چال	۱۹۶
انگلش ٹیچر	۱۴۸
قواعد ترکی	۵۴
ایشیا و یورپ کی ضرب المثلیں	۸۲
مفتاح البلاغت	۲۱۲
اردو زبان	۲۸
تحفہ منظیر	۶۶
گلدستہ سہرا	۷۶
لغات الخواتین	۴۵
چیستان و معمہ	۵۲
تضمین نعتیہ بر کلام حافظ	۳۲
محبوب الاخلاق	۸۶
نصائح فاروقیہ	۴۸

نام کتاب	حجم
تذکرات و سوانح عمریاں	
الفاروق شبلی	۲۹۲
المامون شبلی	۱۴۰
الغزالی	۱۳۲
حضرت ابوبکر صدیقؓ	۱۹۱
حضرت علیؓ	۱۴۰
حضرت خالد بن ولید	۱۸۲
حیات النعیم فی	۱۴۰
ذکر نبی کریم	۱۰۴
پیغمبر اسلام	۶۰
سوانح غوث الاعظم	۹۲
سلطان فاتح	۵۶
سلطان الشہید اعظم	۴۰
سلطان علاؤالدین خلجی	۲۲۸
سلطان صلاح الدین ایوبی	۱۶۸
سلطان سلیمان	
صاحبقران	۳۰
سوانح راجہ بیربر	۵۶
حالات سعدی	۱۳۶
ابراہیم لنکن	۹۲
نپولین بوناپارٹ	۴۸
حیات زیب النساء	۷۰

نام کتاب	حجم
مسز اینڈریوز کا نسخہ	۶۸
ذکر شہنشاہ جارج پنجم	۱۳۲
جنرل گار فیلڈ	۶۰
سوانح نواب وقار الملک	۹۰
مادھو گوبند رانڈے	۴۴
سوانح پنڈت موتی لال نہرو	۴۸
سوانح عبدالحکیم سیالکوٹی	۱۳۲
ابوریحان البیرونی	۳۶
نقصان اسلام	۴۰
کتب تاریخ	
تاریخ انگورہ	۲۲۸
ہندوستان پر مغرب سے حملے	۱۸۸
تاریخ مراکش	۲۰۴
ترکوں کے ساتھ طرابلس میں	۲۴۰
حالات ایران ہر دو حصہ	۲۰۴
اقوام ترکی	۲۰۸
انگلینڈ و اسلام	۹۶
تاریخ سیالکوٹ	۱۴۲
نامہ خسروان	۱۲۵
کارنامہ راجپوتاں	۲۹۲

مینیجر انتخاب لاجواب لاہور

ہندوستان کی خبریں!

——— پشاور ۲۲ جنوری - فری پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ امان اللہ خاں کے مشکوئے معلی میں بمقام قندھار ملکہ ثریا کے بطن سے مولود تولد ہوا ہے ؛

——— کلکتہ ۲۲ جنوری - ہفتہ کے روز جزیرہ ساگواہ کے قریب حاجیوں کا ایک جہاز ڈوب گیا - اور دو سو حاجی غرق آب ہو گئے۔

——— نئی دہلی ۲۱ جنوری - سوراجسٹ پارٹی میں جو دھاچوکڑی رونما ہو گئی ہے - اس سے پنڈت موتی لال نہرو کی پارٹی کمزور ہو گئی ہے مسٹر ایم کے اچاریہ تو کھلم کھلا بغاوت کر گئے ہیں - اور ادھر سے مسٹر سی - ایس رنگا آئر یہ دھمکی دیتے جا رہے ہیں - کہ میں اسمبلی کے اپنی سردار کے خلاف اپیل کروں گا - اور ادھر مولوی شفیع داؤدی کا یہ حال ہے - کہ وہ سوراجی ہونے کی بجائے پکے خلافتی ہو گئے ہیں ؛

——— ایڈیٹر صاحب "مدینہ" اخبار مذکور کی اشاعت مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء میں ایک نوٹ "افغانستان اور برطانیہ" کے عنوان سے درج کئے جانے کیوجہ سے ۲۰ جنوری کو ایک بجے شب گرفتار کر لئے گئے ؛

——— بمبئی ۲۲ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال ایک حاجی کا کم از کم خرچ ۶ سو روپیہ ہو گا - اس میں واپسی ٹکٹ کا کرایہ شامل نہیں - اور اگر حاجی حجاز میں اونٹ کی بجائے موٹر پر سفر کرنا چاہیں - تو ایک سو روپے زائد خرچ ہوں گے ؛

——— بمبئی ۲۰ جنوری - اخبار بمبئی کرانیکل کے ۲۰ جنوری کے پرچہ میں یہ سنسنی خیز اطلاع شائع ہوئی ہے - کہ افغانستان کے ساتھ برطانیہ کے جو عہد نامے مرتب ہوئے تھے - وہ اسی وقت ختم ہو گئے - جبکہ شاہ امان اللہ تاج و تخت سے دست بردار ہو گئے ؛

——— پشاور ۲۳ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ شاہی خاندان کے بہت سے کمزور افراد اپنی جان و مال کے خطرہ سے بچہ سقاؤ کے ساتھ مل گئے ہیں - ان میں شاہ امان اللہ کا چچا زاد بھائی سردار کبیر خاں بھی ہے - اور جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے - کہ وہ بچہ سقاؤ کا وزیر اعظم بن گیا ہے ؛

——— گورکھا سنسار نے جو نیپالی زبان کا ایک اپ ٹو ڈیٹ اخبار ہے - نیپال کے متعلق تازہ ترین حالات لکھتے ہوئے عجب راز کھولے ہیں - گورکھا سنسار لکھتا ہے - کہ نیپال کے اصلی مہاراجہ نے جنہیں "پانچ سرکار" کہا جاتا ہے - تین اعلیٰ اہلکاروں کو قید کر دیا ہے اور نیپال کے وزیر اعظم (جو تین سرکار کہلاتے ہیں) پر بھی شک کیا جا رہا ہے - اس بکھیڑا دھکڑی کی وجہ وہ روپیہ ہے - جو ہر سال لاکھوں کی تعداد میں سرکار انگلشیہ سے نیپال کو ملتا ہے ؛

——— پشاور ۲۳ جنوری - یہ خبر موصول ہوئی ہے - کہ جنرل نادر خاں فاتح تھل اور سابق کمانڈر انچیف افواج افغانستان آج فرانس سے ہوائی جہاز پر ماسکو پہنچ گئے ہیں - ان کے عنقریب ہی قندھار پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے ؛

——— پشاور ۲۱ جنوری - ہرات کا ایک پیام مظہر ہے - کہ سابق شاہ افغانستان امان اللہ خاں نے تخت سلطنت سے اپنی دستبرداری منسوخ کر دی ہے - اور قندھار میں عنان حکومت سنبھال لی ہے۔

——— کابل میں سامان رسد کی کمی کیوجہ سے گرانی ہو رہی ہے - ڈاکہ زنیوں اور قزاقیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے - کابل کا دیگر حصص سے تعلق منقطع ہونے سے تجارت برباد ہو گئی ہے - سوداگروں میں بے چینی و ہیجان بڑھ رہا ہے۔

——— لاہور ۲۱ جنوری - اسمبلی میں جو نشست لالہ لاجپت رائے کی وفات سے خالی ہوئی تھی - اس کے لئے رائزادہ ہنسراج منتخب ہو گئے ہیں۔

——— لکھنؤ ۲۲ جنوری - بابو سرجو دیال جو آریہ سماج گنیش گنج لکھنؤ کے پردھان تھے - کسی نے انہیں قتل کر دیا ہے ؛

——— ۲۲ جنوری کو نئی دہلی سے تازہ خبر آئی ہے - کہ شہر چمن سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ امان اللہ خاں نے قندھار میں اپنا شاہی جھنڈا پھر نصب کر دیا ہے - اور صوبہ کے ممتاز سربرآوردہ اشخاص کو ایک دربار میں طلب فرمایا ہے - جو بہت جلد منعقد ہونے والا ہے۔

——— لندن کی خبر رساں ایجنسی نے جو یہ خبر شائع کی تھی - کہ بچہ سقہ قتل کر دیا گیا ہے یا وہ کابل سے بھاگ گیا - وہ غلط ہے۔

——— دہلی ۲۲ جنوری - ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں ڈاکٹر انصاری - مولانا محمد علی - اور پروفیسر [illegible] نے حکومت ہند کو افغانستان میں سیاسی یا حربی مداخلت کے خطرناک نتائج سے متنبہ کر دیا ہے - جس سے افغانستان کی آزادی میں [illegible] بیان مذکور اس جملہ پر ختم ہوتا ہے - کہ استعماری اغراض کے حصول کی خاطر ہندوستان کے وسائل سے کام نہ لیا جائے ؛

——— کوئٹہ ۲۳ جنوری - کوئٹہ کے ماہرین سیاست اور کابل اور قندھار سے آئے ہوئے مسافروں کا خیال ہے - کہ ایک مہینہ کے اندر ہی تخت کابل کے مالکوں میں چوتھا انقلاب عنقریب ہونے والا ہے - ان کا خیال ہے - کہ یہ بات ناممکن ہے - کہ باغی بچہ سقہ کے چال چلن کا آدمی افغانستان کا بادشاہ رہ سکے - مزید افواہوں سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس نے رعیتوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے - کیونکہ جب وہ شاہ امان اللہ خاں کا محاصرہ کئے ہوئے تھا - تو انہوں نے اس پر بم باری کی - اور اسے بھگا کر پہاڑیوں میں ہانک دیا تھا - اس کا انتقام ہولناک تھا - اس نے لوگوں کو پا پیادہ شمال کی جانب کوہستانی دروں کے راستے دھکیل دیا۔

——— کہا جاتا ہے - کہ بچہ سقہ نے کابل میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے - جس کے رو سے اس کا حکم ہے - کہ چھ بجے شام سے پیشتر تمام باشندے اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں - اور سورج نکلنے سے پہلے باہر نہ نکلیں - لوگ بچہ سقہ کے مظالم سے ویسے ہی اس قدر خائف ہیں - کہ کرفیو آرڈر کے بغیر بھی وہ اپنے گھروں میں چھپے رہتے ہیں - کاروبار بالکل بند ہے ؛

——— بیان کیا جاتا ہے - کہ تین روز ہوئے شہر کابل پر ہوائی جہاز پرواز کرتا ہوا دکھائی دیا - جس نے شہر پر اشتہارات پھینکے ان میں امان اللہ خاں کی طرف سے باشندگان کابل کے نام پیغام تھا - کہ میں بدستور بادشاہ ہوں - اور بچہ سقہ پر عنقریب حملہ کر کے اسے شہر سے نکال دوں گا ؛

غیر ممالک کی خبریں!

——— لندن ۲۰ جنوری - آج صبح لندن کے عین وسط میں آتشزدگی رونما ہوئی - جس سے ۲½ لاکھ پونڈ کا نقصان ہو گیا - اس آگ کی لپیٹ میں ۴۴ اہم بازار بھی آ گئے ؛

——— لندن ۲۲ جنوری - سہ شنبہ کی سہ پہر کو بلیٹن میں اعلان کیا گیا - کہ ملک معظم نے رات آرام سے بسر کی - کئی دنوں سے ان کا درجہ حرارت اعتدال پر ہے - اور ان کی نبض کی حالت بھی اطمینان بخش ہے - ان کا زخم مندمل ہو رہا ہے - ان کی بھوک بھی عود کر آئی ہے - اور وہ کافی غذا کھاتے ہیں - جس میں دودھ کے علاوہ اناج یا پھل بھی ہوتا ہے۔

——— لندن ۲۱ جنوری - گلاسگو میں انفلوئنزا اور نمونیہ جاری ہیں - اور ان میں کوئی کمی معلوم نہیں ہوتی - گذشتہ ہفتہ ۹۱۴ اموات واقع ہوئیں - ۷ سال سے اتنی اموات کبھی واقع نہ ہوئی تھیں - نصف اموات عارضہ تنفس کی وجہ سے واقع ہوئیں۔

——— قسطنطنیہ ۲۲ جنوری - منطوریا کے آباد حصہ کی ایک ہزار عمارات آگ لگنے سے تباہ ہو گئیں - کثیر التعداد اشخاص ہلاک اور ۵ ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے ؛

——— حکومت برطانیہ نے جمعیت الاقوام کے سیکرٹری کو لکھا ہے - کہ عراق سے ۱۹۲۶ء میں جس [illegible] پر دستخط کئے تھے - وہ ۱۸ جنوری سے نفاذ پذیر ہو گا ؛

——— میکسیکو ۲۳ جنوری - ہیاڈ گر کے مقام پر سٹیٹ گورنرشپ کے انتخاب کے دوران میں ہنگامہ ہو گیا - جس کے نتیجہ میں ۴۴ اشخاص ہلاک اور ایک سو زخمی ہوئے۔

——— لندن ۲۳ جنوری - یہ خیال کیا جاتا ہے - کہ رود بار انگلستان میں ٹنل بنانے کا سوال امپیریل ڈیفنس کمیٹی (کمیٹی برائے تحفظ مملکت) کے سپرد کیا گیا ہے ؛

——— لندن ۲۳ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ملک معظم عرصہ علالت میں تبدیل آب و ہوا کیلئے ساحل سمندر کے کنارے سسکس شائر کے مقام بیگنر کو چلے گئے ہیں ؛

——— لندن ۲۳ جنوری - کل کثرت کہر کی وجہ سے بیس موٹر کار ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں - سطح زمین برف سے ڈھکی ہوئی تھی - ایک چھوٹی موٹر کار ایک دوسری لاری سے بھڑ گئی بعدہ کئی گاڑیاں ٹکرا ٹکرا کر الٹ گئیں ؛

——— پیرس ۲۲ جنوری - مارشل فوش کی صحت میں بہت افاقہ ہوا ہے ؛

——— بصرہ ۲۳ جنوری - تقریباً ۱۵۰ وہابیوں کی جماعت نے سوموار کو علاقہ کویت پر دھاوا کر دیا - اس نے قبائل پر حملہ کیا - اور معرکہ کر کے اور لوٹ کا مال لے کر بھاگ گئے - کہا جاتا ہے - کہ اس معرکہ میں بہت لوگ مارے گئے - اور زخمی ہوئے - اس جماعت کے ہراول نے امریکن پارٹی پر حملہ کیا - اور پادری ہنری بلکرٹ کو قتل کر دیا ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)